نعلین شریفین کی نسبت اور ان کے مناقب و برکات

نعلینِ پاک

علیٰ رأس ھٰذا الکون نعل محمد ﷺ

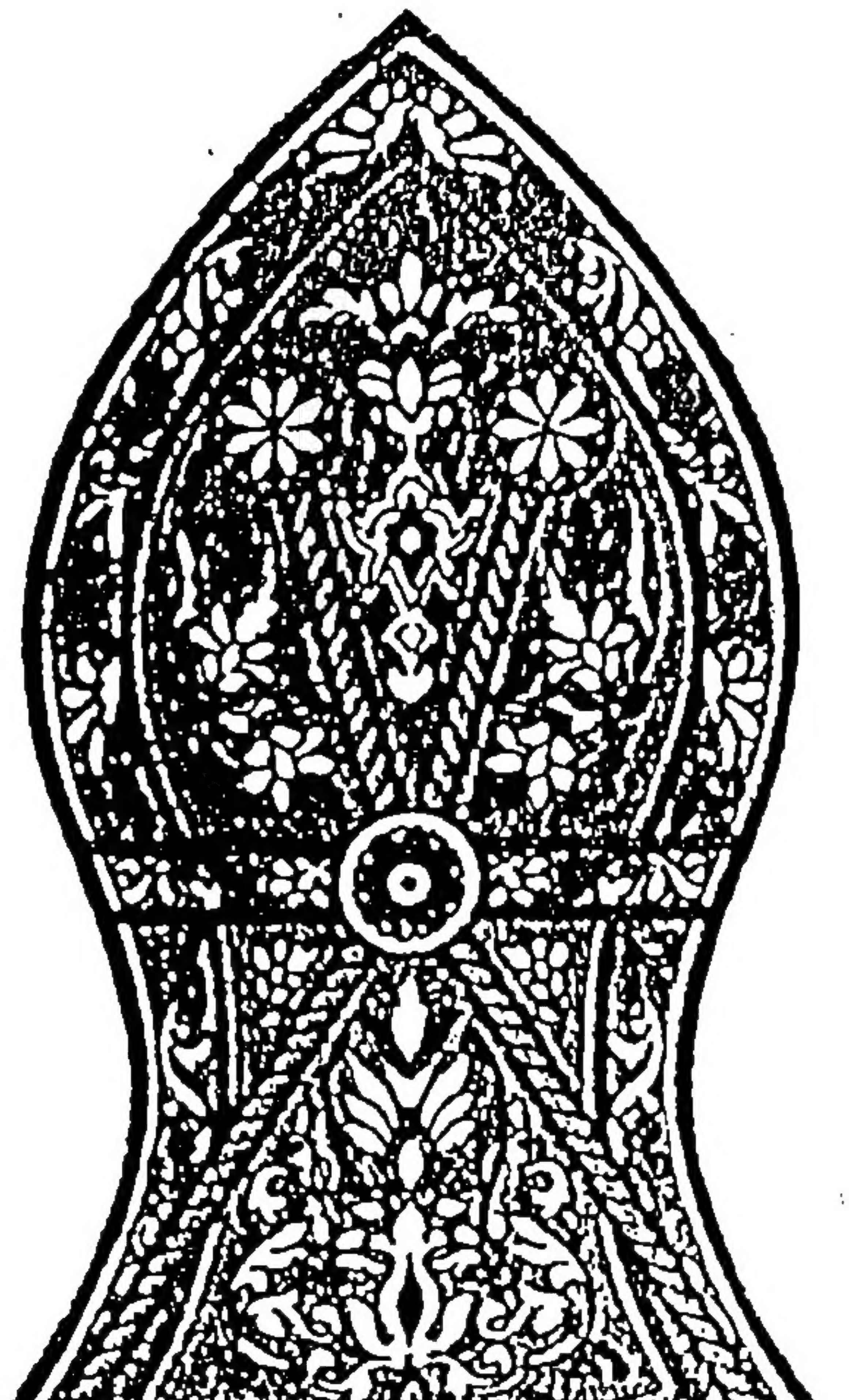

علت فجمیع الخلق تحت ظلاله

پروردۂ نعلین ابوالقاسم سید جلال الدین قادری الجیلانی جمال پادشاہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، تَعَيُّنِكَ الْاَقْدَمِ، وَالْمَظْهَرِ الْاَتَمِّ، لِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ، بِعَدَدِ تَجَلِّيَاتِ ذَاتِكَ، وَتَعَيُّنَاتِ صِفَاتِكَ، وَعَلٰى آلِهٖ كَذٰلِكَ،

(شیخ اکبرؒ)

شانِ اَقدس میں امام بُوصیریؒ کے چند منتخب اشعار (بُردہ شریف)

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْـ   ـنِ وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

محمدؐ دُنیا و آخرت کے آقا ہیں اور جن و انس کے   اور عرب و عجم دونوں فریق کے

اَبَانَ مَوْلِدُهٗ عَنْ طِيْبِ عُنْصُرِهٖ   يَا طِيْبَ مُبْتَدَاٍ مِّنْهُ وَمُخْتَتَمِ

آپ کی میلاد نے آپ کے عُنصر کی خوبی کو ظاھر کر دیا   سبحان اللہ کیا خوبی ہے آپ کی اوّل کی بھی اور آخر کی بھی

فَهُوَ الَّذِيْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ   ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

آپ وہی تو ہیں جن کی باطنی حقیقت اور ظاہری صورت دونوں درجۂ کمال کو پہنچ گئے ہیں پھر انکو حبیب بنا کر برگزیدہ کیا ہے خالقِ کائنات نے

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهٖ   فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

آپ اپنی خوبیوں میں کسی بھی شریک کی شرکت سے مُنزّہ و پاک ہیں   آپ کے اندر جو جوہرِ حُسن ہے وہ ناقابلِ تقسیم ہے

فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِيْ خَلْقٍ وَّفِيْ خُلُقٍ   وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمِ

تمام نبیوں میں آپ فوقیت لے گئے خلقت اور اخلاق دونوں میں   اور وہ آپ کے قریب نہ پہنچ سکے علم میں اور نہ کرم میں

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسْلُ الْكِرَامُ بِهَا   فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ بِهِمِ

اور وہ تمام معجزات جن کو معزز رسولوں نے لایا ہے   وہ تو صرف آپ کے نور سے اُن تک پہنچے ہیں

فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا   يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

کیونکہ آپ فضیلت کے آفتاب ہیں اور وہ ہیں اس کے تارے   جو تاریکیوں میں اس کے انوار لوگوں پر ظاہر کرتے ہیں

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا   وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

دُنیا و آخرت دونوں آپؐ کے جود و کرم سے ہیں   اور لوح و قلم کا علم آپ کے علوم میں سے ایک ہے

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ   وَاَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

آپ کے تعلق سے علم کی پہنچ یہاں تک ہو سکی کہ آپ بشر ہیں   اور آپؐ ساری مخلوقِ خدا سے بہتر ہیں

نعلین شریفین کی نسبت اور ان کے مناقب و برکات

نعلینِ پاک

علیٰ راس هذا الکون نعل محمد ﷺ

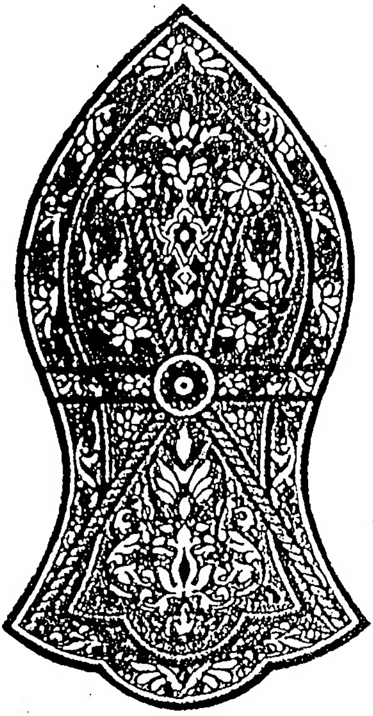

علیٰ جبین الخلق حیث ظلالہ

پروردۂ نعلین ابوالقاسم سید جلال الدین قادری الجیلانی جمال پادشاہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایصال اجر و ثواب

جلالۃ العلم علامہ شیخ سید حبیب اللہ قادری معروف بر شید پادشاہ متوفی ۱۴۱۹ھ

چشم و چراغ خاندان سیدی شیخ عبدالقادر الجیلانی علیہما الرحمۃ والرضوان

کی روح پر فتوح کو اسکا اجر و ثواب نذر ہے

☆ جو مجلس علماء دکن کے صدر محترم تھے۔

☆ جو جامعہ نظامیہ حیدر آباد کے امیر مکرم تھے۔

☆ جو مسلم پرسنل لا بورڈ کے رکن موقر تھے۔

☆ جنہوں نے اپنی تدریس، تقریر، تحریر اور اپنے مواعظ سے شہر حیدر آباد کو روشن و منور کر دیا۔

☆ جنہوں نے علوم معارف و تحقیقات سے مملوٗ کتابیں یادگار چھوڑیں۔

اور انکی اہلیہ طیبہ سیدہ احمد صاحبزادی خیر النّساء قدس سرہا العزیز

کی روح پر فتوح کو بھی اجر و ثواب نذر ہے

رب تعالیٰ ان دونوں حضرات کے مزاروں پر رحمت و نور کی بارش فرماتا رہے

اور ان کو اپنی مغفرت اور فضل و کرم سے نوازتا رہے

اور جنت الفردوس میں ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین،

کے فیوضات سے سرفراز فرمائے۔

آخر میں دعا ہے کہ رب العالمین اس ناخلف کے اسلاف و والدین جلالۃ العلم حضرت علامہ سید شاہ حبیب اللہ قادری الجیلانی (رشید پادشاہ) و حضرۃ سیدہ احمد صاحبزادی خیر النساء رحمۃ اللہ علیہا کی ارواح کو میری اس کاوش کا اجر و ثواب مرحمت فرمائے، جن کی تربیت و سرپرستی میں جذبہ جاں نثاری و حسن عقیدت ہماری گھٹی میں پڑی۔ رَبَّنَا اغْفِرْلِيَ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابَ آمین بجاہ حبیب الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اللّٰهم إنا نَسْئَلُكَ التَوْبَة الكَامِلَة و المَغْفِرَة الشَامله والمحبةَ الجَامعةَ والرُوْح الصَافِية والمَعْرِفَة الوَاسعَة والانوار السَاطعة والشَّفَاعَة القَائِمَة والحُجَّةُ البَالِغَةُ، والدَرجَةَ العَالِيَة، وفك وثاقنا من المَعَاصي والهمنا من نعمة مواهب المنة۔

خاکپائے اہل اللہ

ابوالقاسم سید جلال الدین قادری الجیلانی

جمال پادشاہ

۱۰/صفر ۱۴۲۱ھ

۱۴/مئی ۲۰۰۰ء

Address:

793 Dulles Rd. Apt A

Des Plaines IL 60016 (U.S.A)

WEBSITE:WWW.HABIBIA.COM

E-mail:

SJQuadri@yahoo.com

SJQuadri@hotmail.com

Phone/Fax:1-847-690-1948

نوٹ: اس تحقیقی مقالہ کا عربی و انگریزی ترجمہ انشاء اللہ عنقریب قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔

صادق' حضرت امیر خسرؒو بڑے اضطراب میں ہیں کہ مرشد کی بو آ رہی ہے۔

جو سر در جانب مئے خانہ راہِ کرد ام پیدا
بہ نقش پائے ساقی سجدہ گاہِ کرد ام پیدا
نہ قید کفر ودین گر دیدہ ام آزاد تاقبلہ
بہ سمت آستانے کج کلاہِ کرد ام پیدا

جب یہ سائل قافلہ امیر خسرؒو کے قریب پہنچا تو حضرت امیر خسرؒو نے فرمایا کہ کیا تم آستانہ محبوب الٰہیؒ سے تشریف لا رہے ہو؟ سائل نے کہا ہاں۔ اور اپنی حاجت کا ذکر کیا حضرت امیر خسرؒو نے سائل سے فرمایا کیا محبوب الٰہی کی جوتیوں کو مجھے فروخت کرو گے؟ سائل نے کہا ان مستعملہ جوتیوں کی کیا قیمت ہو گی۔ جو کچھ بھی دینا ہے دے دو۔ حضرت امیر خسرؒو نے اپنے پیر و مرشد کی جوتیوں کو اپنے سارے سامانِ قافلہ کے عوض خرید کر انتہائی انبساط و سرور میں جھومتے ہوئے حضرت محبوب الٰہیؒ کے کاشانہ اقدس پر حاضر ہوئے۔ حضرت نظام الدین محبوب الٰہیؒ نے حضرت امیر خسرؒو سے استفسار فرمایا کہ ان جوتیوں کو کتنے میں خریدا ہے۔ حضرت امیر خسرؒو نے فرمایا کہ اس کی قیمت کیا ہو سکتی تھی کہ میں ادا کر سکتا۔ جو کچھ مال میرے پاس تھا اس کو دے کر میں نے یہ جوتیاں خریدی ہیں حضرت نظامؒ نے فرمایا' "ارزاں خرید ست خسرؒو" یعنی خسرؒو نے جوتیوں کو سستا خریدا۔

دعا ہے کہ رب کریم حضور اقدس ﷺ کے نعلین اقدس کے طفیل۔ اس پروردۂ نعلین' ننگِ اسلاف' مؤلف کتاب' **مترجمین** کتاب' ناشرین اور جمیع قارئین و سامعینِ کتاب کو آقا علیہ الصلاۃ والسلام کے نعلین پاک سے وابستگی کو قوی سے قوی تر فرمائے اور اس کتاب میں تحریر کردہ معجزات و برکاتِ نعلین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الْحَمْدُ للهِ رَبِّ العالَمِيْن والصَّلوٰةُ والسَّلامُ عَلَى سَيِّدِ الأنبياءِ والمرسَلِيْن سيِّدنَا ومَوْلانا محمدٍ صَاحبُ التَاجِ والمِعْرَاجِ والمَقَامِ المحمودِ والحَوْضِ المَوْرُوْدِ وعَلَى آلِهِ الطَّيبينَ الطَّاهرينْ، اللَّهُم صلِ على سيِّدنَا و مَوْلانَا محمدٍ صَاحِبُ المُعْجزَاتِ البَيِّنَاتِ الذي قد أثرت قدمهِ في الصخر ولم تؤثر في الرمل وعَلَى وَارِثِ كَمَالِه أبِي محمدٍ سَيِّدِيِ عَبْدِالْقَادِرِ الْجِيْلانى صَاحِب كَلامِ الالهَامِ يَقُوْل۔

وكُلُّ وَلِيٍّ لَه قَدَمٌ وَّ اِنِّيْ عَلى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرِ الْكَمَلْ ﷺ

ہر ایک ولی کے لئے ایک قدم یعنی مشرب ہے اور میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر ہوں جو آسمان کمال کے بدر کامل ہیں۔

اس کم علم و بے بضاعت سے خواہش کی گئی ہے کہ ایک عظیم کتاب "فتح المتعال فی مدح النعال" کے اردو ترجمہ نعلین حضور ﷺ کا مقدمہ لکھوں۔ بقول مولانا محمد شہزاد مجددی کے :

میں جو ہوں میرے آقا جانتے ہیں نہیں ہوں وہ جو سمجھا جا رہا ہے

مجھے اپنی علمی کم مائیگی کا پورا اعتراف ہے اور ربِ علیم و قدیر سے بوسیلۂ نعلینِ

حضور علیہ السلام دست بہ دعا ہوں۔ اللّھم أنت تعلم أنّی بجھالۃ معروفٌ و أنت بالعلم موصوفٌ وَقَدْ وسِعَتْ کلَّ شيءٍ مِنْ عِلْمِكَ الوسیع اسئَلُكَ ان تَرزقنی العِلم و العِرْفَان برَحْمَتك یا وھَّابُ یا عَلِیمُ یا قَدِیر۔ غلامانِ رسول اللہ علیہ السلام کے لئے یہ کتاب نعمت غیر مترقبہ ہے' عشاق کے لئے یہ کتاب حرز جان ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ رحمت عالمیان علیہ السلام کے مقام کا ادراک کلام اور حجتوں سے نہیں بلکہ عشاق و اہلِ حال کی محبت اور بصیرت سے حاصل ہوتا ہے۔

☆ خوش بخت مترجمین و ناشرین: اس کتاب کے مؤلف امام الجلیل احمد المقری تلمسانی متوفی جمادی الآخر ۱۰۴۱ھ ہیں۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ "فضائل نعلین حضور علیہ السلام" مولانا مفتی محمد خان قادری صاحب و مولانا محمد عباس رضوی ابقاھما اللہ لِخِدْمَةِ الدین الحنیف ونفعنابھما وبعلومھمانے فرمایا۔ آمین

اس کتاب کی نشر و اشاعت کی سعادت محبّ سادات حاجی محمد طفیل بھٹی صاحب کے حصہ میں آئی۔ اس نایاب کتاب کے ترجمے کی پہلی اشاعت ۱۹۹۵ اور دوسری اشاعت ۱۹۹۷ میں ہوئی۔ اس کتاب کی تیسری مرتبہ اشاعت کے لئے معاونت کرنے والے تمام حضرات قابل مبارکباد ہیں جو ایسی نایاب کتاب کو منظر عام پر لا کر عشق رسول علیہ السلام سے قارئین کے دلوں کو منور کرنے کا سبب بنے' جن میں خصوصاً حاجی محمد طفیل بھٹی صاحب' ڈاکٹر منیر احمد صاحب' وحید الدین شیخ صاحب اور وسیم الدین احمد شیخ صاحب قابل ذکر ہیں۔ رب کریم ان حضرات کی حضور علیہ السلام سے وابستگی' نسبتِ غلامی' علم و عمل' مال و منال میں یوماً فیوماً ترقی عطا فرمائے۔ آمین

میں تھے' اچانک ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا اور قافلہ میں لوٹ مار شروع کر دی۔ بعض کو قتل کر دیا۔ مال و متاع لے کر واپس چلے گئے۔ کسی وادی میں پہنچ کر مال تقسیم کرنے کیلئے اترے۔ ہم نے دل میں سوچا کہ اس وقت ہم حضرت شیخ غوث اعظمؓ کو یاد کریں۔ فوراً ہم نے حضرت کے لئے نذر مانی۔

سرکار کہ بندے کا بس جی ہی بھر آنا ہے
آنکھوں کی نمی بس ہے تحریک عنایت کو

پھر ہم نے دو نعروں کی آواز سنی جس کی ہیبت سے تمام وادی گونج اٹھی۔ پھر دیکھا کہ پریشان اور عاجزانہ دو ڈاکو ہماری طرف آئے۔ ہم نے خیال کیا کہ شاید ڈاکوؤں کا دوسرا گروہ ہمیں لوٹنے آرہا ہے۔ ہم نے آپس میں یہ طے کیا کہ لاؤ سب مال جمع کریں اور دیکھیں کہ اب کیا مصیبت ہم پر آتی ہے۔ ہم نے دیکھا کہ ان کے دو سردار مرے پڑے ہیں اور یہ دونوں جوتیاں پانی میں تران کے قریب پڑی ہیں انہوں نے ہمارا سب مال واپس کیا اور کہنے لگے کہ یہ کوئی بڑا معاملہ ہے۔ (سفینۃ الاولیاء)

میرے پیر کی حمایت میرے ساتھ ہے تو بس ہے
میری ٹھوکروں میں منزل میرا ہر بھنور کنارا

☆ حضرت سرکار نظام الدین محبوب الٰہیؒ کی محفل میں ایک اہل غرض آیا اور استدعا کی کہ میری لڑکی کی شادی ہے آپ کچھ مرحمت فرمائیں۔ حضور محبوب الٰہیؒ نے تھوڑی دیر توقف فرمانے کے بعد سائل سے کہا کہ میری ان جوتیوں کو اس جانب لے جاؤ۔ جہاں سے قافلہ آرہا ہے۔ سائل حضرت محبوب الٰہیؒ کی جوتیوں کو لے کر قافلے والے راستے پر چل پڑا۔ قافلہ میں عاشق زار' مرید

اولیاءاللہ کے نعلین کے کرامات و تصرفات کے دو واقعات :

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ : مازالَ العبدُ یتقرَّبُ اِلَیَّ بالنوافل حتّٰی اَحِبَّہٗ فَاِذا اَحْبَبْتُہٗ کُنتُ سمعَہ الذی یسمع بہ وبصرَہ الذی یُبصِرُ بہ ویدَہ اللتی یَبطِش بھا ورِجلَہ اللتی یَمشِیْ بھا۔ بندہ نوافل کے ذریعہ مجھ سے قریب سے قریب تر ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں اور جب میں اس کو محبوب بنالیتا ہوں تو اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے' اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے' اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ (بخاری شریف)

☆ شیخ عمر بزارؒ نے فرمایا کہ حضور غوث اعظمؓ نے فرمایا کہ جو پریشانی میں مجھ سے مدد طلب کرتا ہے میں اس کی پریشانی کو دور کرتا ہوں اور جو شدت کے وقت مجھے پکارتا ہے میں اس کو شدت سے نجات دیتا ہوں۔ شیخ ابو عمرو صدیقی اور شیخ ابو محمد عبدالحق نے فرمایا کہ ایک مرتبہ منگل کے دن ۳ صفر کو ہم حضرت کی خدمت میں مدرسہ میں حاضر ہوئے۔ ایک پُر جلال بلند نعرہ لگایا۔ اور نعلین چوبی جو آپ پہنے ہوئے تھے' ان میں سے ایک نعل مبارک ہوا میں پھینکی وہ نعل مبارک ہوا میں جاکر غائب ہوئی پھر دوسری نعل بھی ہوا میں پھینک دی' وہ بھی ہوا میں غائب ہو گئی' اور خود آنحضرت بیٹھ گئے' کسی کو سوال کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ ۲۳ دن کے بعد بلاد عجم سے ایک قافلہ آیا' اس نے کہا ہم کو حضرت کی نذر پیش کرنی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان سے ایک من ریشم اور ریشمی کپڑے اور سونا قبول کر لو۔ پھر ان لوگوں نے حضرت کی نعلین مبارک لاکر رکھ دی۔ حضرت نے پوچھا تم کو یہ نعلین کہاں ملیں۔ عرض کیا منگل ۳ صفر ہم راستہ

بمقامے کہ نشانِ کفِ پائے تو بود
سالہا سجدہ صاحبِ نظراں خواہد بود

تیرے سجدے سے جھکی سارے رسولوں کی جبیں
سب نے اللہ کو مانا تیری دیکھا دیکھی

نہ تھے سحر کے حسین نظارے نہ چاند سورج نہ یہ ستارے
میں نقش پائے نبیؐ کے قرباں اسی کی ساری یہ روشنی ہے

آپ کے نقش پا پہ ہوں قرباں آپ کی رہگزار کے صدقے
جہاں تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں خراماں خراماں ارم دیکھتے ہیں

سینے پہ رکھ دو ذرا وہ کفِ پا چاند سا
دل کرو ٹھنڈا میرا تم پہ کروڑوں درود

میرے لئے یہ بڑی سعادت ہے کہ میں آقا علیہ الصلوٰۃ والتسلیم و دیگر انبیاء علیہم السلام کے مقدس قدموں کے فضائل اور ان سے نسبت کی برکات، نعلین پاک اور اس کی تماثیل پر چند حقائق اور روایات قارئین کو پیش کر کے عزت و شرف حاصل کروں۔ کسی کی عزت ذاتی نہیں۔ جو حضور ﷺ کو پیارا ہے' عزیز ہے جو حضور ﷺ کے ہاں مردود ہے۔ ذلیل ہے۔ ﴿وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ ...الخ﴾ (سورہ المنافقون : ۸)

جو ہو محبوب اُس در کا' وہ محبوبِ الٰہی ہے
جو ہو مردود اُس در کا ' وہ مردودِ خدا ٹھہرے

قدم بوسی سے تیری خاک کو رتبہ ہوا حاصل
رہا باقی فلک کو پینا اپنے مقدر کا

نہ اس میں کچھ شرافت ہے نہ اس کی کچھ کرامت ہے
یہ صدقہ آپ کے پا کا وہ صدقہ آپ کے سر کا

☆ **حضور ﷺ کے قدموں میں حشر برپا ہوگا:** حضرت جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اِنَّ لِیْ اَسْمَآءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِیِ الَّذِیْ یَمْحُو اللهُ بِیَ الْکُفْرَ وَا اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمَیَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ۔ (بخاری شریف۔ کتاب التفسیر)

"میرے کتنے ہی نام ہیں۔ میں محمد اور احمد ہوں۔ میں ماحی ہوں کہ اللہ میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا۔ میں حاشر ہوں کہ ساری نسل آدمیت میرے قدموں میں اکٹھی ہوگی۔ اور میں سب سے آخر میں آنے والا ہوں جس کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔" یہ حدیث "مسلم شریف" میں بھی ہے۔

ہو نہ تنہا روزِ محشر ساتھ ہوں محبوب داور
سر پہ ہو زہرہؓ کی چادر اور ہوں شبیرؓ و شبرؓ
عجب تماشا ہو میدان حشر میں بیدم
کہ سب ہوں پیش خدا اور میں روبرو رسول ﷺ

☆ **صاحب النعلین مبارک:** آپ کے اسماء حسنیٰ میں ایک نام مبارک صاحب النعلین بھی ہے اور نعلین مبارک سے محبت آپ ﷺ سے محبت کا ایک حصہ ہے۔ نعل کا استعمال عاداتِ عرب سے ہے۔ ہمارے نبی ﷺ کے پاس نعلین کا ایک جوڑا اور خف (جلد کے موزے) کے چار جوڑے تھے، کبھی نعلین کے ساتھ چلتے اور کبھی تواضعاً ننگے پاؤں چلتے، کبھی انہیں اپنے بائیں ہاتھ میں

جو نقش قدم پر چلتے ہیں منزل پہ پہنچتے جاتے ہیں
جو ان کو بھلائے بیٹھے ہیں گمراہ بتائے جاتے ہیں

حق تعالیٰ نے حضرت شیخ سیدی عبدالقادر جیلانیؒ کو شانِ عظیم، کمالات بزرگ، کراماتِ وافر اور نفس مطمئنہ عطا فرمایا تھا۔ تمام خلقت بالاتفاق آپ کے کمالات کی قائل ہے۔ آپ مرتبہ محبوبیت پر فائز ہیں اور اسی حال میں آپ نے فرمایا: قَدَمِي هٰذِهٖ عَلٰى رَقْبَةِ كُلِّ وَلِي الله۔ آپ کا یہ ارشاد کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔

اس کے بعد فرمایا:

اَنَا الْحَسَنِیُّ والمُخْدَعْ مَقَامِیْ
وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَال

میں حضرت امام حسن کی اولاد سے ہوں اور میرا مرتبہ مخدع (خاص مقام ہے۔) اور میرے قدم اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہیں۔

جن کی منبر ہوئی گردنِ اولیاء
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

فمن انکر علی ماھؤلاءالرجال فی مثل ھٰذه المقال فکانهُ انکر ھذه الایۃ الکریمۃ ﴿وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ من الله ذی الجلال۔ جو شخص مقربانِ حق کے ان ارشادات کا انکار کرتا ہے اور زبانِ طعن دراز کرتا ہے وہ گویا اللہ تعالیٰ کی اس آیت کا انکار کرتا ہے۔ (مظہری)

☆ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ نے حضور سیدی غوث اعظمؓ کی خاکِ پا کے بارے میں فرمایا:

خاکپائے تو بود روشنی اہل نظر دیدہ را بخش ضیاء حضرت غوث الثقلین

کرامؓ اور عیسائیوں کی مشہور لڑائی جنگِ قادسیہ ہوئی' اچانک اونٹ سے کود کر ریت پر لوٹتے ہوئے وہ مقدس میدان طے کیا اور پوری احتیاط یہ رکھی کہ صحابہ کرامؓ کے قدموں پر قدم نہ لگنے پائیں۔ اور فرمایا کہ کچھ عرصے قبل سپہ سالار اسلام (سیف اللہ المسلول) حضرت خالد ابن ولیدؓ کے گھوڑے اس مقام پر دوڑے ہیں ان گھوڑوں کی ٹاپوں سے جو انوار نکلے ہیں وہ آج تک ان ذرّوں میں جگمگا رہے ہیں میں' ان ریت کے ذرّوں پر حصولِ برکت کے لئے لوٹ رہا ہوں۔

☆ کامل اتباع سنت اور نعمتوں کا اظہار : قدموں کی وابستگی بڑی چیز ہے۔ چنانچہ سیدی عبدالقادر جیلانیؒ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ لا وجود عبدالقادر بل هذا وجود جدی۔ یہ عبدالقادر کا وجود نہیں ہے بلکہ میرے جد کا وجود باجود ہے۔ جب وہ محبوبیت کی منزل پہ پہنچے تو ارشاد باری تعالیٰ کے حکم کے مطابق ﴿وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ (سورہ الضحیٰ :۱۱) اور اپنے رب (کریم) کی نعمتوں کا ذکر فرمایا کیجئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر جو فضل و کرم فرمائے اس کا ذکر اور اس کا اظہار بھی شکر ہے۔ التحدث بنعم اللہ و الاعتراف بھاشکرٌ۔ (قرطبی) تب آپ نے فرمایا :

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَه قَدَمٌ وَّ اِنِّىْ عَلٰى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرِ الْكَمَلِ۔

مولانا ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اس مقام پر لکھتے ہیں : حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے ارشادات اسی قبیل سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہر ولی کا اپنا اپنا مقام ہوتا ہے اور میں حضور کے نقش قدم پر ہوں جو کمالاتِ صوری اور معنوی کے کامل ہیں۔

اٹھایا کبھی آپ کے خادم صاحب سواد رسول اللہ ﷺ (پیغمبر خدا کے میر ساماں) ابن مسعودؓ جب آپ نعلین اتارتے تو انہیں اپنے ہاتھ میں لے لیتے اور پہننے کے وقت حضور ﷺ کو پیش کرتے، ہمیشہ آپ ﷺ داہنے سے شروع کرتے اور بائیں سے اتارتے۔

تیرا کفش پا، یوں سنوارا کروں
کہ پلکوں سے اس کو بہارا کروں

ابن جوزیؒ فرماتے ہیں: جو کوئی جوتی داہنے سے پہنے کی پابندی کرے گا وہ دردِ تلی سے محفوظ رہے گا۔ ان کے علاوہ کسی بزرگ کا قول ہے: اگر کوئی سورۂ ممتحنہ لکھے اور درد تلی میں مبتلا مریض اس کا پانی پی لے تو اسے اللہ کے حکم سے شفا مل جائے۔ (سعادۃ الدارین)

☆ حنابلہ اور دیگر فقہاء اہل سنت و جماعت، قرآن پاک کے غلاف کو چومنا جائز قرار دیتے ہیں، کیونکہ اسے قرآن پاک کے اتصال کا شرف حاصل ہے، اسی طرح تماثیل نعلین پاک کو محبت اور تبرک کے طور پر بوسہ لینا باعث صد برکات و فضیلت ہے۔

وَمَاحُبُّ النَّعَلِ شَغَفْنَ قَلْبِیْ،
وَلٰکِنْ حُبُّ مَنْ لَبِسَ النَّعَالا

نعالِ مبارکہ کی محبت نے میرے دل کو وارفتہ نہیں کیا، بلکہ انہیں پہننے والی ہستی کی محبت نے مجھے خود رفتہ کر دیا ہے۔

وہ جن کو چوم کر ذرہ بھی رشکِ ماہ و انجم ہو
انہی قدموں سے اے صلِ علیٰ وابستگی دے دو

☆ ہر ایک عمل سرکاری ہے: انبیاء کرام کی ہر چیز رب کی تجویز ہے۔ توان کی کسی چیز پر اعتراض رب پر اعتراض ہے جیسے سرکاری ملازم کے لباس یا یونیفارم پر اعتراض حکومت پر اعتراض ہے۔ کہ یہ چیزیں حکومت کی جانب سے چنی گئی ہیں۔ اسی لئے فقہائے کرام نے انبیاء کرام کے نعلینِ شریفین کی بھی توہین کو کفر بتلایا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کے قدموں کے تصرفات' قرآن واحادیث کی روشنی میں:

☆ قدم نبوت: حضرت عبداللہ بن بریدہؓ سے منقول ہے کہ فرمایا: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنُ الْبَشَرِ قَدَمًا رواہُ ابْنُ سَعْدٍ۔ رسول اللہ ﷺ کے قدم مبارک کی ظاہری شکل بہت حسین تھی۔

مفلسو! اُن کی گلی میں جا پڑو
باغِ خلد' اِکرام ہو ہی جائے گا

☆ كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ "حضور ﷺ قدم مبارک بھاری تھے"۔ (متفق علیہ) "مسلم شریف" میں ہے کہ آپ مَنْهُوْسُ الْعَقِبَيْنِ "آپ پتلی ایڑیوں والے تھے"۔ درحقیقت مصورِ حقیقی نے ایسی لازوال تصویر بنائی کہ جس کے کسی بھی پہلو کو ادھورا نہیں چھوڑا۔ بھاری قدم اور اس کی پتلی ایڑی بہت حسین سجائی دیتی ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے آپ کے پائے اقدس کو یہ حسن وجمال بھی عطا فرمایا۔

دب کے زیرِ پانہ گنجائش سمانے کی رہی
بن گیا جلوہ کفِ پا کا اُبھر کر ایڑیاں

لَدَيْهِ بِجَنَّاتِ النَّعِيْمِ وَ نَحْظَى بِنَضَارَةِ الْوَجْهِ بِالنَّظَرِ إِلَى وَجْهِ الْكَرِيْمِ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ، وَصَلَّى اللهُ وَسَلَّمَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَاَهْلَ بَيْتِهِ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

میں اللہ کریم سے دعا کرتا ہوں اس کے نبی عظیم کے نعلین مبارک کی وجاہت اور پائے اقدس کا وسیلہ پیش کرتے ہوئے کہ ہمیں ان کے التفات واقبال سے بہرہ ور فرمائے اور ان کے جود و افضال سے حظ وافر عطا فرمائے۔ اور یہ کہ ہمارے عمل کو خالص اپنی ذات اقدس کے لئے بنائے۔ اور اپنے ہاں جنات النعیم کے حصول کا سبب بنائے۔ اور ہمیں (ان حضرات کی معیت میں) اپنے دیدار ذات سے بہرہ ور کر کے ہمارے چہروں کو تازگی بخشے جن پر اس کا انعام ہے یعنی انبیاء و صدیقین اور شہداء و صالحین اور صلوٰۃ و سلام بھیجے اللہ تعالیٰ سیدنا محمد ﷺ اور ان کے آل و اصحاب' ازواج و ذریت اور اہل بیت کرام پر جب تک ذکر کرنے والے اس کا ذکر کرتے رہیں اور پردہ غفلت میں پڑے ہوئے اس کے ذکر سے غافل رہیں۔

☆ **مولانا جلال الدین رومیؒ کا نسخہ کیمیا:** حق تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے لئے مولانا رومؒ فرماتے ہیں۔

قال را بگزار و مرد حال شو　　پیش مرد کاملے پامال شو

یعنی قیل و قال چھوڑو اور کسی مرد کامل کی وابستگی سے صاحب حال بن جاؤ۔

☆ **حضرت ذوالنون مصریؒ کا ادب اور حصول برکت:** حضرت ذوالنون مصریؒ حج کو جاتے ہوئے میدان قادسیہ سے گزرے جہاں صحابہ

ان ستاروں کی سوکنیں ساتوں آسمان بھی اس خاک کی عظمت پر رشک کرتے ہیں اور بادشاہوں کے تاج جس پر حسد کیا کرتے ہیں۔

مثلٌ لِنَعْلِ المُصْطَفَى ماله مثلٌ
روحى بِهِ راحٌ لِعَيْنى بِهِ كُحل
فَأكْرِمْ بِـهِ يِمثَلُ نَعْلٍ كَرِيمةٍ
لَهَا كلُّ راسٍ ولـوانه رِجـل

نعل مصطفیٰ ﷺ کی مثال نہیں وہ بے مثل ہے اسی سے میری روح کو راحت ہے اور اسی سے میری آنکھوں کا سرمہ ہے۔

نعل مبارک کی تصویر کتنی باعظمت ہے جس کے لئے ہر سر کی آرزو ہے کہ کاش وہ پاؤں ہوتا۔

وَلَمَا رَأَيتُ الدَّهْرَ قَدْ حَارَبَ الْوَرَى
جَعَلْتُ لِنَفسِى نَعْلَ سَيِّده حِصْنًا
تَـحَصَّنْتُ مِنْهُ فِي بَـدِيْـعٍ مثالـها
بسُوْرٍ مَنِيعٍ نِلْتُ فِي ظِلِّهِ الأَمْـنا

میں نے زمانہ کو جنگجو پایا تو نعل مبارک کو اپنے لئے قلعہ بنالیا۔

میں نے اپنا تحفظ ایسی محفوظ جگہ میں کرلیا ہے جو بے مثال ہے اور ایسی مستحکم شہر پناہ ہے جس کے سایہ میں امن ہی امن ہے۔

☆ اَسْئَلُ اللهَ الْكَرِيْمَ مُتَوَسّلاً إلَيْهِ بِوَجَاهَةِ لِمِثْلِ نَعْلِ نَبِيِّهٖ وَ قَدَمِ النَّبِيِّ الْعَظِيْمِ اَنْ يَمُنَّ عَلَيْنَا بِنَذْرَةٍ مِنْ اِقْبَالِهٖ وَبَسْطَةٍ مِنْ اَفْضَالِهٖ وَاَنْ يَجْعَلَ عَمَلَنَا خَالِصًا لِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ سَبَبًا لِلْفَوْزِ

☆ **قدم پاک کا معجزہ :** حضور ﷺ کے قدم پاک کا معجزہ کہ جب وہ مکہ میں تشریف لائے۔ تو قرآن کریم نے اس خاک پاک کی قسم کھائی، جس پر وہ قدم پڑے۔﴿لا أُقسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ۝وَأَنتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ﴾(سورہ البلد :۱،۲) اے محبوب ﷺ میں قسم نہیں اٹھاتا مگر اس شہر کی اور صرف اس لئے اٹھاتا ہوں کہ اس میں آپ مقیم ہیں۔

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا جو کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا تیرے شہرو کلام و بقا کی قسم
کھائی قرآن نے خاکِ گذر کی قسم
اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

☆ علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ نے "اَلْبَلَد" سے مراد مدینہ منورہ بھی لیا ہے۔ اس لئے کہ قسم اٹھانے کی بنیادی وجہ حضور ﷺ کا موجود ہونا ہے۔ حضور مکہ میں ہیں تو مکہ قسم اٹھانے کے قابل، حضور مدینہ طیبہ میں ہیں تو مدینہ طیبہ اس عظمت کا حامل بن جاتا ہے۔ عظمتیں تو حضور کے دم قدم سے ملتی ہیں۔ یہ دونوں مقام سرکار کی وجہ سے افضل قرار دیئے گئے۔

﴿أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً﴾(سورہ النساءء : ۹۷) کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی۔

﴿لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً﴾(سورہ النحل :۴۱) ہم انہیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے۔

﴿وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالإِيمَانَ﴾(سور :الحشر :۹) جنہوں نے اس شہر (مدینہ) میں گھر بنا لیا ایمان کے ساتھ۔

ان تینوں آیات مبارکہ میں "أرْضُ اللّٰہ"، "حَسَنَۃٌ" اور "الدَّارَ وَالإِیْمَانَ" سے مراد مدینہ منورہ ہے۔(وفاء الوفا)

☆ حضور ﷺ کے قدوم مبارک کے نقوش کو کافر نہ دیکھ سکے:

ہجرت کے وقت جب آنحضرت ﷺ حضرت ابو بکرؓ کو ساتھ لے کر نکلے' پاپیادہ تھے' کفار نے بہت تلاش کیا' آپ ﷺ کے قدم مبارک کا نشان نہ ملا۔ حضور اکرم ﷺ اپنے رفیق سفر حضرت سیدنا صدیقؓ کے ساتھ غار میں تھے۔ حضرت صدیقؓ کو خدشہ ہوا کہ کہیں کفار پاؤں کے نشان سے حضور ﷺ کا پتہ نہ لگا لیں' حضور ﷺ نے سیدنا صدیقؓ کو دلاسہ دلایا کہ ہم دو کے ساتھ اللہ تیسرا ہے۔(بخاری شریف)

علامہ حافظ قسطلانی نے بھی مواہب اللدنیہ میں ثقات سے روایت کیا ہے۔ اور بدلائل قاطعہ و براہین ساطعہ ثابت کیا ہے اور المرجیٰ بالقبول میں لکھا ہے کہ اصحاب سیر نے اپنی کتابوں میں تصریح کی ہے کہ کثیرًا ماکان اذا مشی علی الحجر یصیر رطبًا لہ حتی غاصت قدماہ فیہ اکثر وقت ابتداء حالت میں آپ ﷺ ننگے پاؤں پتھروں پر چلتے تھے تو پتھر آپ کے قدموں کے نیچے نرم ہو جاتے اور نشان قدم مبارک کے ہو جاتے تھے۔ امام اعظم حضرت نعمان بن ثابتؓ نے قصیدہ رحمۃ الرحمٰن میں فرمایا:

وَ کَذَاکَ لا اَثَرٌ لِمَشْیِکَ فِی الثَّریٰ
وَالصَّخْرُ قَدْ غَاصَتْ بِہٖ قَدَمَاکَ

آپ ﷺ کے پاؤں کا نشان زمین پر نہ لگا اور پتھر پر پایا گیا۔

☆ قرآن کریم نے حضور ﷺ و مجاہدین کے گھوڑوں کے ٹاپوں سے اڑنے والی گرد و غبار کی قسم اٹھائی ہے: ﴿وَالْعَادِیَاتِ ضَبْحًا ۝

جس قافلہ میں ہو غارت گری سے محفوظ رہے۔ جس کشتی یا جہاز میں ہو غرق و تباہی سے محفوظ رہے۔ جس گھر میں ہو آگ نہ لگے۔ جس اثاث و قیمتی سامان میں ہو وہ چوری نہ ہو۔ صاحب نعل ﷺ سے جس مقصد کے لئے وسیلہ لیا جائے وہ مقصد پورا ہو۔ (سعادۃ الدارین۔ علامہ نبہانی)

☆ علامہ یوسف اسمٰعیل نبہانیؒ نے سعادۃ الدارین میں نعلین مبارک کے تعلق سے مندرجہ ذیل اشعار کہے ہیں جو کہ اردو ترجمہ کے ساتھ پیش خدمت ہیں:

اِنِّي خَدَمْتُ مِثَالَ نَعْلِ الْمُصْطَفى
لا عيشَ فِي الدَّارَيْنِ تحتَ ظلالِها
سَعِدَ ابنُ مَسْعُوْدٍ بِخِدْمَةِ نَعْلِه
وَانَا السَّعِيْدُ بِخِدْمتَي لِمِثَالِها

میں یہ نعل مصطفیٰ ﷺ کی تصویر کا خادم ہوں۔ اس کے سایہ تلے دارین میں رہنے کی سعادت کا متمنی ہوں۔

ابن مسعودؓ کو نعل مبارک کی خدمت کی سعادت ملی اور میں نعلین مبارک کے عکس کی خدمت سے بہرہ ور ہوں۔

مثالٌ حكَى نَعْلاً لاَ فْضَلِ مَرْسَلٍ
تَمَنَّتْ مقامُ التُّرْبِ مِنْهُ الفَرَاقِدُ
ضَرَائرُهَا السبعُ السَّمواتُ كلُّهَا
غيارَى وتيجانُ الملوكِ حَوَاسد

افضل الرسل کے نعل مبارک کی یہ تصویر ہے جس خاک پر یہ پڑتے ہیں اس خاک کے مقام کی آرزو ستارے کیا کرتے ہیں۔

بتلایا کہ اہل اللہ کے آستانوں اور قدموں کی جبین سائی کرتے کرتے میری پیشانی پر گھٹے آگئے اور طالبان دنیا کو ایڑیوں سے مار مار کر چھٹکارا حاصل کرتے ہوئے ایڑیوں پر گھٹے نمودار ہو گئے۔ اس واقعہ سے اہل اللہ کے قدموں کی عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔

سلف صالحین سے منقول نعلین پاک کے مجرب فوائد:

نعل پاک کی تصویر ہمیشہ اپنے ساتھ رکھنے سے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے' جیسا کہ علامہ احمد مقریؒ نے اپنی کتاب "فتح المتعال فی مدح النعال" میں ذکر کیا ہے ان کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں 'ان خواص میں سے یعنی نعل پاک کی خصوصیات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ - جسے بعض ائمہ نے تجربہ کے بعد فرمایا ہے - جو آدمی ہمیشہ اپنے ساتھ نعل پاک کی تصویر رکھے گا مخلوق میں اسے مکمل مقبولیت حاصل ہو گی اور اسے نبی ﷺ کی زیارت بیداری میں یا خواب میں ضرور نصیب ہو گی۔

علامہ قسطلانیؒ نے مواہب میں اور علامہ مقریؒ نے "فتح المتعال" میں علماء سے نقل کیا ہے: جو شخص بغرض تبرک نعلین پاک کے عکس اپنے پاس رکھے گا وہ ڈاکوؤں کے حملہ اور عداوت کی شدت و غلبہ سے مامون ہو گا اور سرکش شیطان اور ہر حاسد کی نظر بد سے محفوظ ہو گا' اور جو حاملہ عورت اپنے داہنے ہاتھ میں اسے باندھے اللہ تعالیٰ کی طاقت و قوت سے دردِ زہ کی شدت سے محفوظ ہو اور بسہولت پیدائش ہو' جادو اور نظر بد سے حفاظت کے لئے بھی مجرب ہے' جو شخص پابندی کے ساتھ اسے اپنے ساتھ رکھے مخلوق میں اس کی بات سنی جائے۔ حضور ﷺ کے مزار اقدس کی زیارت اسے نصیب ہو اور خود حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو۔ جس لشکر میں ہو اسے فتح و نصرت ملے۔

فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا ۝ فَأَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا﴾ (العادیات : ۱-۴) قسم ہے تیز دوڑنے والے گھوڑوں کی جب وہ سینہ سے آواز نکالتے ہیں۔ پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سم مار کر۔ پھر اچانک حملہ کرتے ہیں صبح کے وقت۔ پھر اس سے گرد و غبار اڑاتے ہیں۔

حافظ ابو بکر ابن العربی احکام القرآن میں لکھتے ہیں۔ "اقسم بمحمد صلی الله تعالی علیه و آله وسلم و قل یٰس والقرآن الحکیم و اَقسَم بحیاته، و قل لعمرك انهم لفی سکرتهم یعمهون واقسم بخیله و صهیلها و غبارها وقدح خوافرها النار من الحجر۔ (احکام القرآن) یعنی اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی ذات کی بھی قسم اٹھائی جیسے یٰس والقرآن الحکیم میں ہے۔ حضور ﷺ کی حیات طیبہ کی بھی قسم اٹھائی جس طرح لعمرك الایۃ اور حضور ﷺ کے گھوڑوں کی' ان کے ہنہنانے کی' ان کی اڑائی ہوئی غبار کی اور ان کے سموں سے جو آگ نکلتی ہے اس کی بھی قسم اٹھائی۔

☆ **حضور ﷺ کے وضو کا پانی موجب شفاء تھا:** بخاری شریف کے باب الوضوء میں زید بن یزیدؓ کو ان کی خالہ بارگاہِ نبوت میں لے جا کر دعائے برکت کی خواستگوار ہوئیں۔ البسَّائِبَ بنْ يَزِيْدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِيْ وَدَعَالِيْ بِالْبَرْكَةِ ثُمَّ تَوَضَّاء فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئه ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِه فَنَظَرْتُ اِلَى خَاتِمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْه مِثْلَ زِرِّ الْحَجْلَة۔ (بخاری شریف۔ کتاب الوضوء) حضرت سائبؓ سے روایت ہے کہ میری خالہ جان مجھے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں لے

جاکر عرض گزار ہوئیں : یارسول اللہ ﷺ ! میرا بھانجا بیمار ہے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا۔ پھر آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کی زیارت کی جو کبوتروں کے انڈے جیسی تھی۔

آب وزمزم و کوثر پی کے میں نہ بھولوں گا
جو مزا ہے آقا کے پیر دھو کے پینے میں

☆ **فیضانِ نسبت** : جس جگہ اللہ کے بندے ہوں وہ جگہ ایسی حرمت والی ہو جاتی ہے کہ اس کی رب تعالیٰ کی قسم یاد کرتا ہے۔ طور سینا کو سیدنا موسیٰ کلیم اللہ سے نسبت ہے۔ ﴿وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ O وَطُورِ سِينِينَ O وَهَذَا الْبَلَدِ الأَمِينِ﴾ (سورہ التین : ۳-۱) قسم ہے انجیر کی زیتون کی اور طور سینا پہاڑ کی اور اس امن والے شہر کی۔

☆ **مقبولانِ بارگاہ کی بستی اور ان کی عظمت** : حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ کی بستی جو کعبہ معظمہ کا شہر بہت حرمت والا اور عظمت والا ہے تو مدینۃ الرسول ﷺ کی عظمت کیا ہوگی؟ ﴿وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا﴾ (آل عمران : ۹۷) جو اس مکہ میں داخل ہو گیا امن والا ہو گیا' ﴿أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ﴾ (عنکبوت : ۶۷) کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ ہم نے حرم شریف کو امن والا بنایا اور ان کے آس پاس کے لوگ لوٹ لئے جاتے ہیں کیا باطل پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں۔

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس پتھر پر کھڑے ہو کر کعبہ معظمہ کی تعمیر

مِنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَى وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لَكُمْ إِنْ كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾(بقرہ:۲۴۸)

ان سے ان کے نبی (شمویل علیہ السلام) نے فرمایا ان (طالوت) کی سلطنت کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس تابوت آئے جس میں تمہارے رب کی طرف سے سکینہ ہے اور موسیٰ وہارون کے چھوڑے تبرکات ہیں' فرشتے اسے اٹھا کر لائیں گے بیشک اس میں تمہارے لئے (عظیم) نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ اس تابوت میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کے تبرکات تھے حضرت موسیٰ کا عصا ان کی نعلین مبارک اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ مقدسہ وغیرہ تھا۔ بنی اسرائیل جس لڑائی میں اس تابوت کو آگے کرتے اس کی برکتوں سے دشمنوں پر فتح یاب ہوتے اور جس مراد کے لئے اس کا وسیلہ لاتے وہ مراد بر آتی۔

تابوت سکینہ جب بنی اسرائیل کے دعاؤں کی اجابت کا وسیلہ ہے تو عکوس و نقوش نعلین ﷺ سے بڑھ کر کون سا مقبول وسیلہ ہو سکتا ہے ؟

اگر خیریت دنیا و عقبیٰ آرزو داری
بدرگاہش بیا' وہر چہ می خواہی تمنا کن

اگر دنیا و آخرت کی خیریت وعافیت کی خواہش رکھتے ہو تو دربار مصطفیٰ ﷺ میں' خواہ جسمانی یا روحانی حیثیت سے حاضر خدمت ہو جاؤ اور دلی تمنا ظاہر کرو۔

☆ **اہل اللہ کے قدموں پر دنیا کی جبین سائی:** روایت ہے کہ دنیا دنی نہایت حسین وجمیل عورت کی شکل میں حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے حضور بصد انکار کے باوجود حاضر خدمت ہوئی۔ دنیا کی پیشانی اور ایڑیوں پر گھٹوں کے نمایاں نشان تھے۔ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے استفسار پر دنیا نے

اضطرار میں جہاں اس محبوب بندی کے قدم پڑے وہ اللہ کے دین کی نشانی ہیں تو جہاں حبیب المحبوب ﷺ اور محبوبانِ بارگاہ کے قدم پڑے وہ یقیناً متبرک و مقدس مقامات ہوں

☆ **ساری امتوں میں امت محمدی ﷺ خیر امت :** امت محمدیؐ علیہ صاحب صلوٰۃ والسلام کو اللہ پاک نے خیر امت کے لقب سے نوازا ہے۔ خیر امۃٍ اخرجت للناس آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت سے امت محمدی خیر امت بنی ہے۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام فضیلت کلی کے حامل ہیں۔ مقام ابراہیم علیہ السلام امت کیلئے سجدہ گاہ بنی۔ جبکہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے مقابلے میں فضیلت جزدی کے حامل ہیں۔ تو حضور افضل الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پائے اقدس اور نقوش پا کا مقام کیا ہوگا؟ اس کا ادراک تو صرف عُرفاء اور عشاقانِ مصطفیٰ ﷺ ہی کو حاصل ہے۔

آپ ﷺ کے رب نے دیا، آپ ﷺ کو فضل کلی
وہ دیا تم کو جو، اوروں کو خدا نے نہ دیا

☆ محبوب خدا ﷺ کے دم قدم سے برکتوں اور رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ حضور، آنِ واحد میں مردہ تنوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے اور آج بھی اس مسیحائی کا پورا پورا اختیار رکھتے ہیں۔ کوئی زمانہ آپ کے فیض و کرم اور جود و عطا سے خالی نہیں۔ آپ کے پائے اقدس سے اونٹ، گھوڑے اور دیگر جانوروں کی تقدیریں پلٹ جاتی ہیں تو انسانوں کی بگڑی تقدیریں کیوں نہ بدلیں گیں؟

☆ **تابوت سکینہ اور اس کا وسیلہ :** رب کریم نے بنی اسرائیل کی استعانت و امداد تابوت سکینہ کے وسیلے سے کی جانے والی دعاؤں کی بناء پر فرمائی۔

﴿وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ

کی تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے قرآن ناطق ہے۔ ﴿فِیهِ آیَاتٌ بَیِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِیمَ﴾ (سورہ آل عمران : ۹۷) اس (حرم کعبہ) میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں ابراہیم علیہ اسلام کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جس پتھر پر کھڑے ہو کر کعبہ مقدسہ کی تعمیر کر رہے تھے اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدم پاک کے نشان ہو گئے تھے۔ اسی کو آیت کریمہ میں مقام ابراہیم کہا گیا ہے۔ بلا شبہ یہ کھلی ہوئی نشانی ہے اور اب تک یہ موجود ہے۔ اس کے پاس آج بھی نماز و دعاء مقبول ہوتی ہے۔

طواف کرنے کو کعبہ بھی دوڑ کر آتا
عیاں جو نقش کف پائے مصطفیٰ ہوتا

☆ سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاؤں کے نشان کی بزرگی و عظمت پر رب تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِیمَ مُصَلًّى﴾ (سورہ البقرہ : ۱۲۵) مقامِ ابراہیم کو سجدہ گاہ بناؤ۔ جس چیز پر عمل در آمد آج بھی جاری و ساری ہے۔ یہاں اس حقیقت کا انکشاف بھی بر ملا ہے کہ جہاں مقام ابراہیم سجدہ گاہ بنی تو ابتداء افرینش ہی میں۔ آقا علیہ الصلاۃ والسلام کے نور کو بحکم رب تبارک و تعالیٰ ملائکہ نے سجدۂ تعظیمی کیا جو حضرت آدم علیہ السلام کی جبین مبارک میں ضو فگن تھا۔

مقرب ہیں بے شک خلیل و نجی بھی بڑی شان والے کلیم و مسیح بھی
لئے عرش نے جن کے قدموں کے بوسے وہ امی لقب مصطفیٰ آگئے ہیں

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "بنی اسرائیل کے ایک شخص نے ننانوے قتل کیے تھے۔ پھر اس (گناہ) کا حکم پوچھنے کے لئے ایک راہب کے پاس آیا۔ پوچھا کہ "میری توبہ قبول ہو گی کہ

نہیں ؟" راہب نے جواب دیا کہ "نہیں"۔ اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا۔ پھر اس سے ایک آدمی نے کہا کہ تو فلاں بستی میں چلا جا۔ قضائے الٰہی سے راستے میں اسے موت آگئی اور اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف جھکا لیا۔ اب رحمت اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے۔ پس جس بستی کی طرف وہ جارہا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے نزدیک ہونے کا حکم دیا اور جس بستی سے وہ آیا تھا اسے پیچھے ہٹ جانے کا حکم دیا۔ پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کی جائے وفات سے دونوں بستیوں کا فاصلہ ماپ لو۔ تو وہ اس بستی (جس کی طرف جارہا تھا) سے ایک بالشت نزدیک نکلا فَغُفِرَ لَہٗ پس وہ بخش دیا گیا"۔ (بخاری شریف۔ کتاب الانبیاء)

غور کیجئے کہ اس بستی میں آخر کون سی ایسی چیز تھی جو اللہ کو اتنی محبوب تھی ؟ کہ ایک آدمی سو قتل کرتا ہے پھر بھی بخش دیا جاتا ہے۔ وہ ابھی وہاں پہنچا ہی نہیں بلکہ ابھی راہ میں ہے کہ اس کے گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے یہ اس کے مقبول بندوں کی بستی تھی جس کے باعث اس نے بہت بڑے سیہ کار کی سیہ کاری سے بھی درگذر فرمایا اور وہ محبوب جو سب محبوبوں کا سلطان ہے اس کے پیارے شہر کی برکتوں کا کیا عالم ہوگا ؟ جہاں کی مٹی کو آپ کے قدموں کی بدولت خاکِ شفاء بنایا گیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جب اللہ کسی کو بخشنا چاہتا ہے تو اپنے محبوب بندوں کی بارگاہوں اور گذرگاہوں کا راستہ دکھاتا ہے۔ ان کے پاس جانے کی توفیق مرحمت فرماتا ہے۔

☆ حضور ﷺ کا وجود سراپا رحمت ہے : پچھلی امتوں کے لئے عبادات ایک خاص مقام پر ہی ہوا کرتی تھی۔ طاہر و مطہر ﷺ کے وجودِ باجود کے طفیل امت محمدی ﷺ کے لئے ساری زمین کو پاک و مطہر کر دیا گیا تاکہ امت جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے تو ادا کر لے۔ یَزِیْدُ الْفَقِیْرُ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ

☆ **احوال امت :** روایت ہے کہ امت کے احوال و اعمال حضور ﷺ کو پیش کئے جاتے ہیں، چنانچہ سید تنا رابعہ بصریہؒ روزانہ شب کو پانچ سو نفل پڑھ کر فرماتی تھیں کہ میں جنت کے لئے یہ نماز نہیں پڑھتی بلکہ صرف اس لئے کہ میرے آقا و مولیٰ شافعِ روزِ جزا ﷺ قیامت میں مجھ سے راضی ہو جائیں۔ جنت تو حضور ﷺ کے نعلین کے صدقہ میں لے لوں گی۔

قرآن اور احادیث کے نتیجہ خیز واقعات سے استنباط و تطبیق :

قرآن کی متذکرہ آیات اور احادیث جو میں نے پیش کی ہیں۔ یہ قصے اور کہانی نہیں بلکہ نتیجہ خیز واقعات ہیں اور اس کی روشنی میں نقوش و عکوس نعلین حضور ﷺ کی عظمت کو دلنشین کرنا چاہیئے۔

☆ **انبیاء علیہ السلام کے پاؤں کا دھوون :** ایوب علیہ السلام کے ایڑیوں سے نکلا ہوا پانی ظاہری باطنی بیماریوں سے شفا دے سکتا ہے۔

☆ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ایڑی کی رگڑ سے پیدا ہونے والا پانی آب زمزم تا قیامت بیماریوں کے لئے شفا ہو سکتا ہے تو جناب سید الانبیاء کے تبرکات اور نقوش نعلین کیوں دافع البلاء نہیں ہو سکتے؟ ان کے مدینہ کی خاک بھی شفا ہے کیوں کہ یہ کبھی ان مبارک تلوؤں سے لگی ہو گی۔ سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا۔ تُرَابُ الْمَدِيْنَةِ شِفَاءٌ مدینہ کی مٹی باعث شفاء ہے اور اس کا سبب صرف یہی ہے کہ محبوب کریم علیہ السلام اپنے مقدس و مبارک قدموں کے ساتھ اس پر چلتے پھرتے تھے۔

☆ **صفاء و مروہ :** صفاء و مروہ کی خصوصیت صرف یہ ہے کہ ان پر حضرت ہاجرہؓ کے مقدس پاؤں پڑے جس کی وجہ سے وہ اللہ کی نشانی بن گئے، تو اگر حالت

بس یہ بھی ہمارے لئے کافی ہے۔ حمیری متاثر ہوا اور اس نے حضور کے نام ایک خط لکھا اور بڑے یہودی عالم کو دیا کہ یہ خط ان کے حضور پیش کیا جائے۔ چنانچہ ایک ہزار سال بعد اس یہودی عالم کی نسل میں حضرت سیدنا ایوب انصاریؓ پیدا ہوئے۔ جب حضور ﷺ نے ہجرت فرمائی تو حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے وہ خط کو دیا وہ خط کچھ یوں تھا:

''تبع اول حمیری کی طرف سے نبی آخر الزماں ﷺ کی خدمت میں عرض ہے کہ میں آپ اور آپ کی کتاب پر ایمان لایا ہوں۔ میں آپ کے دین پر ہوں۔ آپ کے رب پر اور جو اس کی طرف سے نازل ہوگا سب پر ایمان رکھتا ہوں۔ اگر میں آپ کا زمانہ پالوں تو بہتر ورنہ قیامت میں میری شفاعت فرمانا۔ بھول نہ جانا کہ میں آپ کا پہلا امتی ہوں''۔ (وفاء الوفاء' جذب القلوب' تاریخ ابن عساکر) حضور ﷺ نے یہ خط پڑھا اور خوش ہوکر فرمایا: مَرْحَبًا بِالتُّبعِ مَرْحَبًا۔ آپ کی آمد سے تقریباً ایک ہزار پچاس سال (۱۰۵۰) قبل یہودیوں کے اعتقاد کا یہ عالم تھا کہ ہر وقت آپ کی راہوں میں آنکھیں بچھائے انتظار کرتے رہتے۔ آپ کے توسل سے دعائیں مانگتے اور التجائیں کرتے کہ ہمیں آپ کا دیدار نصیب ہو جائے۔

☆ **حضرت امام مالکؒ کا عمل:** امام دار الہجرہ امام مالکؒ زندگی بھر شہر مدینہ کے گلی کوچوں میں بغیر سواری ننگے پاؤں اور عام راستوں سے ہٹ کر چلا کرتے۔ اس احتیاط کی بناء پر کہ پاؤں کہیں حضور سرور کائنات ﷺ کے نقوش پا پر نہ پڑ جائیں۔

کس طرح پاؤں رکھے یہاں صاحب بصیرت
آنکھیں بچھی ہوئی ہیں ہر جا تیری گلی میں

ابنُ عَبْدِ اللهِ قَلَ قَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الأَنْبِيَاءِ قَبْلِىْ نُصِرْتُ بالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَّجُعِلَتْ لِيَ الاَرْضُ مَسْجِدًا وَّ طَهُوْرًا وَّاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِىْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَآئِمُ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلَى النَّاس كَآفَّةً وَّاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ (بخاری شریف۔ کتاب الصلوٰۃ) یزید الفقیر نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ ایک مہینے کی مسافت تک کے رعب سے میری مدد فرمائی گئی اور زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا گیا تاکہ میرے امتی کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے وہیں پڑھ لے اور میرے لئے مالِ غنیمت حلال کر دیا گیا اور ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے اور مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی ہے۔

☆ حضور ﷺ باعثِ امنِ خلایق ہیں: ﴿وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ○ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ (سورہ الانفال: ۳۲،۳۳) کفار جب ڈھٹائی پر اتر آئے اور کھلم کھلا چیلنج بھی دیا کہ اے خدا! اگر یہ دین اور رسول حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا کر ہمیں ہلاک کر دے۔ اس کے باوجود بھی غضب الٰہی کو حرکت نہ ہوئی اور نیست و نابود نہ کیا گیا۔ ان کا دانستہ کفر پر اصرار اس امر کا مقتضی تھا کہ ان کی خواہش کے مطابق ان پر تباہ کن عذاب نازل کیا جاتا۔

لیکن اے میرے حبیب (ﷺ)! جب تک تیرا وجود سرلپا رحمت ان میں موجود ہے ان پر عذاب نہیں اترے گا۔ انت فیھم نے عدو کو بھی دامن رحمت میں لے لیا۔ اہل دنیا کی بدعملیوں کی سزا موقوف بروقت دیگر ہے۔ پچھلے وقتوں کے مانند سوئر، بندر وغیرہ نہیں کئے جاتے۔ اگرچہ کیسے ہی سزاوار ہوں لیکن عذاب مسخ سے محفوظ ہیں۔ تاکہ حیات دنیا سے متمتع ہو لیں۔ میں نے تیرے سر پر رحمۃ للعالمینی کا تاج رکھا ہوا ہے۔ تیرے سایہ رحمت میں کفار اور عصیاں شعار سب کیلئے پناہ ہے۔ (روح المعانی) پس آیت مذکورہ سے ظاہر ہے کہ آپ کے وجود باجود کے طفیل دنیا سے عذاب مسخ اٹھالیا گیا اور یہی وجہ ہے کہ آپ کو بظاہر موت ہوئی اور آپ کا جسد مبارک دنیا میں مدفون ہوا تاکہ قیامت تک باعث امن خلائق ہو' ورنہ آپ کو موت نہیں بلکہ آسمان پر اٹھالیا جاتا تھا۔ کیونکہ آپ جامع فضائل انبیاء ہیں جن میں حضرت ادریس و حضرت عیسیٰ علیہم السلام بھی ہیں جن کو آسمانوں میں زندہ اٹھالیا گیا۔ ﴿بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ﴾ (۴/۱۵۸) بلکہ اللہ نے اسے (عیسیٰ علیہ السلام) اپنی طرف اٹھالیا۔ ﴿وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ (۱۹/۵۷) اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھالیا۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ ان میں تیرے ایسے غلام موجود ہیں جو ہر وقت میری بارگاہ اقدس میں سر نیاز خم کر کے طلب مغفرت کر رہے ہیں۔ کیا شان ہے اللہ کے محبوب کی اور کیا عزت ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے نیکوکار بندوں کی کہ ان کی برکت سے کافر اور نافرمان بھی عذاب سے بچے ہوئے ہیں۔

☆ **سیدھا راستہ:** اللہ تعالیٰ نے اپنے پیاروں کے نقش قدم کو ہی سیدھا راستہ قرار دیا۔ چنانچہ نماز کی ہر رکعت میں اس آیت کی تکرار ہوتی ہے۔ ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ○ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ (سورہ الفاتحہ: ۶،۵)

خاتون جنت سیدتنا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

مَاذَا عَلَی مَنْ شَمَّ تَرْبَةَ اَحْمَدَ
اَلاَّ یَشُمَّ مُدَی الزَّمَان غَوَالِیَا

جس نے ایک مرتبہ بھی خاکِ پائے احمد مجتبیٰ ﷺ سونگھ لی تعجب کیا ہے اگر وہ ساری عمر کوئی اور خوشبو نہ سونگھے۔

☆ **درد کا درماں:** حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کے پیر میں تکلیف تھی آپ نے اپنی تکلیف کی نجات کے لئے "یا محمد ﷺ" پکارا اور پیر درست ہو گیا۔

اسم اعظم کی نہاں ہوتی ہے تاثیر اس میں
بارہا دیکھ لیا نام تمہارا لے کر

آپ اکثر و بیشتر منبر رسول ﷺ پر ادب سے ہاتھ رکھ کر اپنے چہرے پر ملتے تھے۔ آپ کا یہ عمل نقوش نعلین حضور ﷺ سے حصول برکت اور نسبت کی وابستگی کا اظہار کرتا ہے۔ (شفا شریف، قاضی عیاض)

☆ **تبع اول حمیری کا خط حضور ﷺ کے نام:** حضور ﷺ کی ولادت باسعادت سے ایک ہزار سال قبل تبع اول حمیری اس شہر سے گزرا اور اہل یثرب سے شدید جنگ کی۔ وہ اس کو برباد کرنے پر تلا ہوا تھا۔ علمائے یہود نے اسے کہا کہ تم ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ یہ آخر الزماں کی ہجرت گاہ ہے۔ ہم سب اس رحمتوں والے نبی محتشم کا انتظار کر رہے ہیں۔ شاید اس کی زیارت ہو جائے یا یہ تو ضرور ہوگا کہ اس کے قدموں کا غبار ہماری قبروں پر پڑے۔

ہاتھ آئے اگر خاک تیرے نقش قدم کی
سر پر رکھیں کبھی آنکھوں سے لگائیں

رکھا کرتے تھے۔ ان کے پاس نعلِ اقدس، کنگھی، سرمہ دانی اور وضو کا برتن ہوا کرتا تھا۔ جیسے کہ امام بخاری وغیرہ نے بیان کیا ہے، کیونکہ سرکارِ دو عالم ﷺ جب آرام فرماتے تو وہ آپ کو بیدار کرتے، جب غسل فرماتے تو وہ پردہ کرتے، جب باہر جانے کا ارادہ فرماتے تو وہ نعلِ مبارک پیش کرتے، جب اندر جانے لگتے تو وہ نعلِ مبارک اتارتے، عصا اور مسواک اٹھائے رہتے۔ (طبقات بن سعد تذکرہ حضرت عبداللہ بن مسعود)

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا
اس کی دولت ہے فقط نقش کفِ پا تیرا

اے ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آپ نے ہمیں محبت کا یہ سبق دیا ہے کہ فقط اتباع ہی سب کچھ نہیں ہے، بلکہ اس کے ساتھ محبت بھی ضروری ہے، کیونکہ بعض اوقات خوف یا طمع کی بناء پر محبت و عقیدت سے عاری شخص بھی پیروی کرتا ہے۔ (اور اس کا کچھ اعتبار نہیں) اے اللہ! ہمیں محبت سے سرشار آقائے نعمت ﷺ کا پیروکار بنا۔

☆ "شرف النبی ﷺ" میں ہے، انصار کا ایک غلام بچہ حضور ﷺ کے جوتے اٹھاتا، اپنے کپڑے سے صاف کر کے پہناتا تھا۔ استفسار پر اس نے کہا، میں نے دل میں سوچا کہ اس طرح آپ مجھ سے خوش ہوں گے۔ حضور ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا۔ خدایا! اس بچے نے میری خوشنودی کے لئے یہ سب کچھ کیا ہے، تو اسے دنیا و آخرت میں خوش رکھ۔

☆ حضرت بلالؓ شام سے مدینہ منورہ آئے تو انہوں نے صحابہ کرامؓ کے سامنے روتے ہوئے حجرہ نبویہ کی دہلیز پر اپنے رخسار ملے۔ اسی طرح حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے روضۂ اقدس کی خاکِ پاک سے برکت حاصل کی۔

☆ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ (سورہ البقرہ: ۱۵۸) بیشک صفا و مروہ اللہ کے دین کی نشانیاں ہیں۔ اللہ کے محبوب بندے جن راہوں سے گزر جاتے ہیں وہ راہیں بھی مقدس و متبرک ہو جاتی ہیں۔ صفاء و مروہ پہاڑیوں کے درمیان حضرت ہاجرہ علیہا السلام دوڑی تھیں۔ ان کے پائے مبارک کی برکت سے ان پہاڑیوں کی درمیانی زمین بھی ایسی برکت والی ہو گئی کہ بیت اللہ کا طواف کرنے والے اس کا بھی طواف کرنے لگے اور اس نسبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پہاڑیوں کو اپنی نشانیاں قرار دیا' حالانکہ یہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی نشانیاں ہیں۔ اور اللہ نے ان نشانیوں کی تعظیم و توقیر کا حکم دیا۔ ﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾ (سورہ حج: ۳۲) جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری ہے۔

☆ **ایوب علیہ السلام کے قدموں کے تصرفات:** حضرت ایوب علیہ السلام نے جب زمین پر پاؤں مارا تو پانی نکلا۔

﴿ارْكُضْ بِرِجْلِكَ هَذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ﴾ (سورہ ص: ۴۲)

اپنا پاؤں زمین پر رگڑو جو پانی بہہ کر اس سے چشمہ نکلے گا اس کا پانی کچھ پی لو اور اس کے کچھ حصہ سے غسل کر لو۔ جس سے اندرونی بیرونی بیماریوں کی شفا ہو گی۔

☆ **قبولیت توبہ کی شرط:** جب بنی اسرائیل کی توبہ قبول ہونے کا وقت آیا تو ان سے کہا گیا کہ بیت المقدس کے دروازے میں سے سجدہ کرتے ہوئے گزرو اور گناہ کی معافی چاہو۔ بیت المقدس نبیوں کی بستی ہے۔ اس کی تعظیم کرائی گئی کہ سجدہ کرتے ہوئے جاؤ اور وہاں جا کر توبہ کرو۔ ﴿وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ

الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ﴾ (سورہ البقرہ : ۵۸) اور یاد کرو جب ہم نے کہا کہ گزرو تم اس بستی میں پھر اس میں جہاں چاہو بے روک ٹوک خوب کھاؤ اور دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہو اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں۔ ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور نیکی والوں کو اور زیادہ دیں گے۔

☆ حضرت عمرو بن عبد نہم اسلمی رضی اللہ عنہ حدیبیہ میں حضورِ اکرم ﷺ کو راستہ بتاتے جاتے تھے۔ یہ ثنیۃ الحنظل پر جاکر ٹھہر گئے۔ اس پر حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ثنیہ کی مثال اس دروازے کی ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے فرمایا تھا کہ اس دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے گزرو۔ چنانچہ جو شخص آج راتوں رات اس ثنیہ سے باہر نکل جائے گا' اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

☆ سلیمان علیہ السلام کا واقعہ : ﴿فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلا دَابَّةُ الأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ﴾ (سورہ سبا : ۱۴) پھر جب ہم نے اس پر موت کا حکم بھیجا' جنوں کو اس کی موت نہ بتائی مگر زمین کی دیمک نے کہ اس کا عصا کھاتی تھی۔ اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ وفات بیان فرمایا ہے۔ واقعہ یہ ہوا کہ آپ جنات سے مسجد بیت المقدس کی تعمیر کروا رہے تھے۔ ابھی تعمیر کا کچھ کام باقی تھا کہ آپ کا وقت آپہنچا۔ ملک الموت نے روح قبض کرنے کی آپ سے اجازت مانگی۔ تو آپ نے فرمایا کہ مجھے کوئی عذر نہیں۔ صرف مسجد کی تعمیر باقی ہے۔ جو کہ میرے والد ماجد حضرت سیدنا داود علیہ السلام کی دیرینہ آرزو ہے۔ میری وفات

(سنن ابی داود' کتاب النکاح باب تزویج من لم یولد)

☆ **عالم یا صالح کی دست بوسی و قدم بوسی :** فقہا نے لکھا ہے کہ اگر کوئی کسی عالم یا صالح کی قدم بوسی کرنا چاہے تو عالم یا صالح کو چاہئے کہ اپنے پاؤں پھیلا دے۔ چنانچہ معدن الجواہر مصنفہ حضرت مولانا نواب قطب الدین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ میں مرقوم ہے اور اس مسئلہ کی اصل مذکورہ احادیث ایک یہ جو ابوداود نے باب ماجاء فی قبلۃ الجسد میں زارع سے روایت کیا ہے......الخ۔ دوسرے یہ جو ترمذی نے عفوان بن عسال سے روایت کیا ہے کہ ایک یہودی نے اپنے کسی دوست سے کہا چل......الخ۔ اور تیسرے نسیم الریاض میں بزار نے بریدہؓ سے روایت کیا کہ ایک اعرابی نے آپ ﷺ سے معجزہ طلب کیا آپ ﷺ نے فرمایا کسی درخت کو جسے تیرا جی چاہے کہہ دے کہ تجھے رسول اللہ ﷺ بلاتے ہیں۔ اس نے ایک درخت کو کہا وہ فوراً زمین کو چیرتا اور اپنی جڑیں گھسیٹتا آپؐ کے سامنے آکھڑا ہوا اور کہا السلام علیک یارسول اللہ ﷺ۔ اعرابی نے عرض کیا کہ اسے اپنی جگہ پر لوٹا دیجئے آپ ﷺ نے حکم دیا وہ بدستور اپنی جگہ پر جاکر قائم ہوا۔ وہ اعرابی مسلمان ہوگیا۔ اور عرض کیا اجازت ہو تو میں آپ ﷺ کو سجدہ کروں' آپ نے فرمایا سجدہ غیر اللہ کو حرام ہے اگر جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کیا کریں۔ اس نے عرض کیا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کے ہاتھ پاؤں چوموں۔ آپ نے اجازت دی اس نے ہاتھ اور پاؤں آپ ﷺ کے چومے۔

☆ حضور ﷺ کے قدموں اور جوتیوں کی عظمت اور محبت عاشقوں کا شیوہ رہی ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ حضور کی جوتیوں کو اپنے آستیوں میں

قدم مبارک کو بوسہ دے کر سعادت دارین حاصل کرتے ہیں۔

☆ **حضرت طلحہ بن براءؓ کا عمل :** حضرت طلحہ بن براءؓ جب حضور ﷺ سے ملے تو وہ آپ ﷺ سے چمٹے جاتے تھے اور آپ ﷺ کے پیروں کو چومتے جاتے تھے۔ پھر عرض کہ کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ مجھے حکم کریں میں کسی بات میں آپ ﷺ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔

جو سر کہ جھکا ہے قدموں پر' اس سر کا مقدر کیا کہنا
جس ہاتھ میں ان کا دامن ہے اس ہاتھ کی قسمت کیا کہئے

☆ عَنْ اُمِّ اَبَانَ بِنْتِ الْوَازِعِ بْنِ زَارِعٍ عَنْ جَدِّھَا زَارِعٍ وَكَانَ فِیْ وَفْدِ عَبْدِ الْقَیْسِ: قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَحِلَنَا فَنُقَبِّلَ یَدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَهُ وَانْتَظَرَ اَلْمُنْذِرُ الْاَشَجُّ حَتّٰی اَتٰی عَیْبَتَهُ فَلَبِسَ ثَوْبَیْهِ ، ثُمَّ اَتَی النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ (سنن ابی داؤد' کتاب الادب باب فی قبلۃ الجسد' ۴ : ۳۵۷' رقم حدیث : ۵۲۲۵) اُم ابان بنت وازع نے اپنے دادا حضرت زارعؓ سے روایت کی ہے جو عبدالقیس کے وفد میں شامل تھے انہوں نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو تیزی سے اپنی سواریوں سے اتر کر سرکار دوعالم ﷺ کے دست مبارک اور قدم مبارک کو چومنے لگے مگر منذر الاشج رکے رہے' یہاں تک کہ اپنی گٹھری سے دو کپڑے نکالے انہیں پہن کر پھر سرکار دوعالم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے۔

☆ حضرت کردمؓ نے حجۃ الوداع میں آپ ﷺ کی زیارت کی تو آپ ﷺ کے قدم چوم لئے اور آپ ﷺ کی رسالت کا اقرار کیا' اور آپ کی باتیں سنتے رہے۔

کے بعد جنات سب بھاگ جائیں گے۔اور کام باقی رہ جائے گا۔رب نے فرمایا کہ آپ بے فکر رہیں ہم مسجد کی تکمیل کرالیں گے۔چنانچہ حکم ہوا کہ آپ لاٹھی کی ٹیک پر کھڑے ہو کر نماز کی نیت باندھ دیں۔چنانچہ آپ نے اس پر عمل کیا۔ اسی حالت میں آپ کی جان نکال لی گئی۔ آپ لاٹھی کے سہارے بعد وصال اسی طرح ایک سال کھڑے رہے۔جنات آپ کو زندہ سمجھ کر مسجد کی تعمیر میں لگے رہے۔جب لاٹھی کی جڑ دیمک نے کھالی۔لاٹھی گری۔جس کی وجہ سے آپ کا جسم شریف بھی زمین پر آرہا۔ پیغمبر کے جسم کو ان کے وصال کے بعد کیڑا نہیں کھاتا۔دیمک نے آپ کی لاٹھی کھائی۔ مگر آپ کا قدم شریف جو وہیں تھا نہ کھایا۔وہ پہچانتی تھی کہ نبی کا قدم ہے۔حدیث شریف میں آیا ہے اولیاء اللہ لا یموتون بل ینتقلون من دار إلى دار-اللہ کے نبی اور ولی مرے نہیں بلکہ ایک مقام سے دوسرے مقام کو منتقل ہوئے ہیں۔(تفسیر کبیر)

☆ ابن ماجہ نے مرفوعاً روایت کی ہے :اِنَّ اللهَ حَرَّمَ علَى الارضِ اَنْ تأكُلَ اجسادَ الأنْبِيَآء۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمادیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسم کھائے۔

☆ بیہقی نے ابو العالیہ سے روایت کی ہے :اِنَّ لُحُوْمَ الأنْبِياء لاتبْلِيْها الارض ولا تأكُلها السِّباع۔بلا شبہ زمین انبیاء کرام کے گوشت (و پوست) گلا نہیں سکتی اور نہ ہی درندے اسے کھاسکتے ہیں۔

☆ اللہ کی اونٹنی : حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو اللہ تعالیٰ نے ناقۃ اللہ (اللہ کی اونٹنی سورۃ اعراف : ۷۳) فرمایا اور اس کو ایذا دینے والی قوم ثمود کو جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے تباہ و برباد کر دیا۔

☆ **حضور ﷺ کے قیام کی برکتیں** : بخاری شریف میں ایک خاص باب ہے۔"باب المساجد فی طریق مکۃ"(ان مساجد کا بیان جو مکہ کے راستے میں ہیں۔)اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ عمل تفصیل سے مذکور ہے کہ حجۃ الوداع کے سفر میں حضور ﷺ نے جہاں جہاں پڑاؤ کیا تھا۔ وہ تلاش کر کے انہیں جگہوں میں قیام کرتے۔

انہیں وادیوں سے ہو کر' کوئی رہنما گیا تھا
اسے کہکشاں نہ کہئے' یہ غبارِ کارواں ہے

☆ حضور انور ﷺ نے مکہ معظمہ اور تبوک سے مدینہ منورہ جاتے وقت جہاں جہاں قیام فرمایا وہاں مسجدیں بنادی گئیں۔(مدارج النبوۃ جلد ۲'صفحہ ۵۹۵)

☆ حضرت عتبان بن مالک انصاری خزرجی کا بیان ہے کہ میری بصارت جاتی رہی۔میں نے ایک شخص کو بھیج کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔میں چاہتا ہوں کہ آپ قدم رنجہ فرمائیں اور میرے مکان میں نماز پڑھیں۔تاکہ میں آپ کی جائے نماز کو مسجد مقرر کر لوں۔چنانچہ رسول اللہ ﷺ مع اصحاب تشریف لائے اور آپ نے میرے مکان میں نماز پڑھی۔(صحیح مسلم۔کتاب الایمان)

کاش بروز حشر میرے سجدہائے شوق
محشور ہوں گے آقا کے نقش قدم کے ساتھ

☆ **آقا علیہ السلام کی دست بوسی و قدم بوسی** : صفوان بن عسال سے روایت کردہ حدیث سے معلوم ہوا کہ یہودیوں نے بھی حضور ﷺ کے قدموں کے بوسے لئے اور آپ کی حقانیت کو تسلیم کیا۔غیر بھی ادب سے ہاتھ مبارک اور قدمین شریفین چومتے تھے۔امتی پر تو دل و جان سے بوسہ لینا باعث صد افتخار و فضیلت ہے۔

رگڑیں تو چاہِ زمزم کے ظہور کا سبب ہوا۔

☆ **جبل اُحد کا وجدان و جنبش :** ایک بار حضورِ انور ﷺ اپنے جاں نثار صحابہ سیدنا ابو بکر صدیق، سیدنا فاروقِ اعظم اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے جلو میں کوہِ اُحد پر تشریف لے گئے۔ کوہِ اُحد جنبش کرنے لگا تو رحمتِ کائنات فخرِ موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات نے اپنے پائے ناز سے اس کو ٹھوکر ماری اور ارشاد فرمایا۔ اُسْكُنْ يَا أُحُدُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلاَّ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ۔ فرمایا، ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اوپر ایک نبیؐ، ایک صدیق اور دو شہید رونق افروز ہیں۔ (بخاری شریف، جلد ۱، صفحہ ۵۲۳۔ ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۱۵)

ایک ٹھوکر میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

☆ **ماؤں کے قدموں کی عظمت :** حدیث شریف میں ہے کہ "الجنّة تحت أقدام الامهات۔ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔" حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ رسول اکرم ﷺ کو بِابي أنت و أمي (میرے ماں باپ آپ پر قربان) سے مخاطب کیا کرتے تھے۔ حضور ﷺ کے نعلین پر ہمارے ماں باپ اور ہزار جنتیں قربان۔

زمانہ وہیں سر جھکاتا ہے محسن
جہاں میرے آقا کا نقشِ قدم ہے

☆ **عشاق کی عظمت :** عاشقِ رسول ﷺ حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے بلالؓ میں نے جنت میں میرے

☆ **خاکپائے مقربین کا کمال**: اہل ایمان تو ایمان کی دولت سے مالا مال ہیں بعض مرتبہ کافروں نے بھی مقربین کے قدموں کی دھول سے فیض اٹھایا ہے جس واقعہ کو قرآن کریم نے نقل فرمایا ہے۔ سامری نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑے کی ٹاپوں سے مس ہونے والی مٹی کو لے کر بے جان سونے کے بنائے گئے بچھڑے میں ڈالا جس سے بچھڑے میں حرکت پیدا ہو گئی۔

﴿قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِنْ أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا﴾ (طٰہٰ: ۹۶) اس نے جواب دیا کہ مجھے وہ چیز دکھائی دی جو انہیں دکھائی نہیں دی، تو میں نے (سامری) فرستادۂ الٰہی (جبرئیل) کے زیر قدم سے مٹھی بھر مٹی لی اسے اس میں ڈال دیا۔

تفاسیر میں ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام فرعون کے آگے آگے جا رہے تھے جہاں ان کے گھوڑے کے سم پڑتے سبزہ اُگ آتا، سامری سمجھ گیا کہ اس مٹی میں حیات بخشی کی تاثیر ہے اس نے ایک مٹھی مٹی لی اور چاندی سونے کا بچھڑا بنا کر اس کے منہ میں ڈال دی وہ بولنے لگا۔

جس گھوڑے کو جبرئیل علیہ السلام نے مس کیا، اس گھوڑے کے مس کرنے سے زمین میں جان آئی اور مٹی کے مس ہونے سے بچھڑے میں جان آئی۔

☆ **عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ**: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی ٹھوکر سے مردوں کو قُم باذن اللہ کہہ کر زندہ فرمایا کرتے تھے۔ ﴿وَأُحْيِ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ﴾ (آل عمران: ۴۹)

☆ **چاہ زمزم**: انبیاء و مرسلین علیہم السلام و صالحین اور مقربین کے قدموں کی بڑی برکات ہیں، حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جب اپنی ایڑیاں زمین پر

عَنْ صَفْوَانَ بنْ عَسَّل قَلَ: يَهُوْدِيٌ لِصَاحِبِهِ اِذْهَبْ بنَا اِلَى هَذَا النَّبِیّ فَقَلَ صَاحِبُهٗ: لاَ تَقُلْ نَبِیٌّ اِنَّهٗ لَوْسَمِعَكَ كَانَ لَهٗ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ، فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَسَاَلَهٗ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَلَ لَهُمْ لا تُشْرِكُوْ بِاللهِ شَيْئًا وَلا تَسْرِقُوْا وَلا تَزْنُوْا وَلا تَسْحَرُوْا وَلا تَاكُلُوْا الرِّبٰوا وَلا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَلا تُوَلُّوْا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَةً الْيَهُوْدَ اَنْ لا تَعْتَدُوْا فِیْ السَّبْتِ قَلَ فَقَبَلُوْا يَدَهٗ ورجْلَهٗ فَقَالا: نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِیٌّ (سنن الترمذی' کتاب الاستئذان' باب ما جاء فی قبلۃ الید والرجل' ۵ : ۷۷ ' رقم : ۲۷۳۳) حضرت صفوان بن عسال فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا ہمیں اس نبی ﷺ کے پاس لے چلو اس نے کہا نبی نہ کہو اس نے سن لیا تو (خوشی سے) اس کی چار آنکھیں ہو جائیں گی۔ پھر وہ دونوں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے نو واضح نشانیاں دریافت کیں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ' چوری اور زنا نہ کرو' جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اسے ناحق قتل نہ کرو' کسی بے گناہ کو حاکم کے سامنے قتل کرانے نہ لے جاؤ۔ جادو نہ کرو' سود نہ کھاؤ' کسی پاکدامنہ کو زنا کا الزام نہ دو۔ لڑائی کے دن پیٹھ پھیر کر نہ بھاگو' خصوصاً اے یہودیو! تمہارے لئے لازمی ہے کہ ہفتے ے دن کی حد سے تجاوز نہ کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ یہودیوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں مبارک چومے اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ نبی ہیں۔

☆ حضرت زراعؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک وفد کی صورت میں مدینہ شریف آئے۔ فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَرِجْلَه (مشکوۃ شریف) تو ہم نے حضور انور ﷺ کے ہاتھ پاؤں کو بوسہ دیا۔ حضور انور ﷺ کے پروانے ان ہی

آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی۔ (بخاری شریف)

مجھے اپنی زیست پہ ناز ہے کہ قدم قدم پہ تو ساتھ ہے
تیرا ہر کرم تیری ہر نظر میری زندگی کی بہار ہے

☆ جبل احد حضور ﷺ کا محبوب: ساری عبادات کا بدلہ جنت۔ مگر عشق پاک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نتیجہ حضور ﷺ کی محبوبیت ہے۔ فرمایا کہ اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہ احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے تو ہم بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ اور جو حضور کا محبوب ہو گا۔ وہ رب کا محبوب بن گیا۔ رب نے فرمایا ہے: ﴿فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ﴾ (آل عمران: ۳۱) میری پیروی کرو تم اللہ کے محبوب ہو جاؤ گے۔

☆ قیصر روم کی تمنا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کردہ یہ حدیث مبارک بہت طویل ہے ابو سفیان بن حرب (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) تجارت کی غرض سے شام گئے تو وہاں انہیں قیصر روم نے مدعو کیا اور حضور ﷺ کے نسب' دعویٰ نبوت' متبعین' تعلیمات اور کردار وغیرہ کے بارے میں ابو سفیان سے سوالات کئے' مطلوبہ جوابات حاصل کرنے کے بعد قیصر روم نے حضور ﷺ کی ان تمام صفات عالیہ کی تصدیق کی اور نبوت کی نشانیاں قرار دیں' پھر کہا:

فَاِنْ کَانَ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَسَیَمْلِکُ مَوْضِعَ قَدَمَیَّ ھَاتَیْنِ وَقَدْ کُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّہٗ خَارِجٌ وَلَمْ اَکُنْ اَظُنُّ اَنَّہٗ مِنْکُمْ فَلَوْ اَنِّیْ اَعْلَمُ اَنِّیْ اَخْلُصُ اِلَیْہِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَائَہٗ وَلَوْ کُنْتُ عِنْدَہٗ لَغَسَلْتُ قَدَمَیْہِ

"اگر تو سچ کہتا ہے تو عنقریب وہ نبی اس جگہ (تخت قیصر) کا مالک ہو جائے گا۔ مجھے سابقہ کتابوں سے علم ہوا کہ وہ ظاہر ہونے والا ہے۔ البتہ یہ علم نہ تھا کہ وہ تم میں

مبارک ہوتے تھے یعنی دوسرے زینہ پر بیٹھتے اور پہلے زینہ پر پاؤں رکھتے تھے۔ ان کے بعد جب سیدنا عمرؓ خلیفۃ المسلمین ہوئے تو آپ سیدنا ابو بکرؓ کے پاؤں والی جگہ (پہلے زینہ پر) بیٹھتے اور پاؤں زمین پر رکھتے۔ سیدنا عثمان ذوالنورینؓ کا دور آیا تو چھ سال تک تو سیدنا عمر فاروقؓ کے نشست گاہ کو اختیار فرمایا۔ یعنی پہلے درجہ میں بیٹھتے اور زمین پر پاؤں رکھتے رہے۔ مگر چھ سال بعد اس پوزیشن کو بدل دیا اور تیسرے زینے پر حضور انور ﷺ کی نشست کو اختیار کر لیا۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ پہلی اور دوسری سیڑھی پر بیٹھنے سے تو کوئی شبہ کر سکتا ہے کہ یہ شیخین کی برابری کا دعویٰ کر رہا ہے لیکن ذاتِ اقدس تو دعوائے مساوات اور برابری سے ارفع و اعلیٰ ہے لہٰذا آپ کے بیٹھنے کی جگہ کو اختیار کرتا ہوں۔ (وفاء الوفاء جلد ۱، ص ۲۸۲- جذب القلوب ص ۱۰۰) ۵۰ھ میں مروان بن الحکم نے معمار کو بلایا اور چھ درجے زائد بنوا کر ان کے اوپر منبر شریف کو رکھ دیا اس طرح نو زینے بن گئے۔ اور آج اتنے ہی درجے ہیں۔ پھر ان میں اضافہ نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد ۱۶۱ھ میں خلیفہ مہدی نے بھی ارادہ کیا کہ اسی قدر اور زیادہ کر دوں مگر امام مالکؒ کے منع کرنے سے وہ اپنے ارادہ سے باز آ گیا۔ (عمدۃ القاری، جلد ۶، ص ۲۱۶- وفاء الوفاء جلد ۱، ص ۲۸۲، ۲۸۳- جذب القلوب ص ۱۰۰- فتح الباری جلد ۲، ص ۳۱۸)

☆ لوگ برکت حاصل کرنے کے لئے منبر کو ہاتھ لگاتے کہ یہ حضور کی نشست گاہ تھی۔ (وفاء الوفاء) حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا: "جس نے میرے منبر کے قریب جھوٹی قسم اٹھائی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے"۔ یہ بھی فرمایا کہ "جس نے میرے منبر کے قریب جھوٹی قسم اٹھائی اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت"۔ (خلاصۃ الوفاء) "قیامت میں منبر کو ایسے اٹھایا جائے گا جیسے دوسری مخلوق"۔ (خلاصۃ الوفاء)

سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ نے انہیں دو پرانے جوتے دکھائے جن میں سے ہر ایک میں دو دو تسمے تھے ثابت البنانی نے حضرت انسؓ کے بعد بتایا کہ یہ نبی اکرم ﷺ کے نعلین مبارک تھے۔

☆ اصحابِ کہف : حصول برکت کے لئے مسلمانوں نے اصحابِ کہف کے غار پر مسجد بنائی۔ ﴿قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَسْجِدًا﴾ (سورہ کہف :۲۱) اور جو اس معاملہ پر غالب آئے وہ بولے کہ ہم اصحابِ کہف پر مسجد بنائیں گے۔

جبیں اپنی ندرت دکھنے لگی
سجایا جو نقش قدم آپ ؐ کا

☆ ریاض الجنہ : حضورِ اقدس ﷺ کے وصال کے بعد اس متبرک جگہ کی تعظیم کو برقرار رکھنے کی غرض سے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضورِ انور ﷺ کی جائے نماز میں قدمین شریفین کی جگہ کے سوا باقی جگہ پر دیوار بنا دی تھی تاکہ آپ کے سجدہ کی جگہ لوگوں کے قدموں سے محفوظ رہے۔ بعد میں ترکوں نے بھی اس دیوار کی حد تک محراب بنوا دی۔ چنانچہ اب اگر کوئی آدمی مصلیٰ نبی ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو اس کا سجدہ حضورِ اقدس ﷺ کے قدموں کی جگہ پڑتا ہے۔ (عالمگیری کتاب الحج، ص ۱۶۵۷)

حاصل میرا دیر ہے نہ حرم ہے
میری سجدہ گاہ تیرا نقش قدم ہے

☆ منبرِ رسول ﷺ : حضورِ اقدس ﷺ کا منبر مبارک تین زینہ والا تھا۔ تیسرے درجہ پر بیٹھتے تھے اور دوسرے زینہ پر پاؤں مبارک رکھتے تھے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ جب خلیفہ ہوئے تو جہاں رسول پاک صاحب لولاک ﷺ کے پاؤں

سے ہوگا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میں اس نبی تک پہنچ سکتا ہوں تو ضرور پہنچتا۔ اگر میں آپ کے پاس ہوتا تو آپ کے مبارک پاؤں دھوتا (یعنی خدمت کرتا)"۔ (بخاری شریف۔ کتاب الوحی)

رکھ دیئے سرکار کے قدموں پہ سلطانوں نے سر
سرورِ کون و مکاں کی سادگی اچھی لگی

☆ **خوش رفتار و پر وقار انداز رسول ﷺ**: حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پاک کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ :حَتّٰی یُھَرْوِلُ الرَّجُلُ وَرَاءَهٗ فَلَمْ یَدْرِکْهُ۔ اگر کوئی شخص دوڑ کر بھی یہ چاہے کہ آپ تک پہنچ جائے تو نہ پہنچ سکتا تھا۔ (حجۃ اللہ البالغۃ ص ۶۹۷)

☆ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے زیادہ تیز رفتار کسی کو نہ دیکھا۔ حضور ﷺ محبوب کبریا جب چلتے تو قدم پاک کو قوت اور وقار اور تواضع سے اٹھاتے جیسا کہ اہل ہمت وشجاعت کا طریقہ ہے۔

☆ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں :مَا رَأَیْتُ اَحْدًا اَسْرَعَ فِیْ مَشْیِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ کَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَه لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَ اِنَّهٗ لَغَیْرُ مُکْتَرِثٍ۔ زمین آپ کے لئے لپیٹ دی گئی ہے ہم کوشش کے باوجود آپ تک نہ پہنچ سکتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم کوشش کے باوجود حضور ﷺ تک نہ پہنچ سکتے تھے گویا سرکار ﷺ کے نورانی قدم ایسے تھے کہ ان کی بھی کوئی برابری نہ کر سکتا تھا۔ یہ تو قدم نبوی کی رفتار ہے زمین پر ان کی رفتار عرش پر دیکھو جہاں جبریل امین جیسے بلند پرواز عرض کرتے ہیں :مَا لَنَا اِلاَّ وَلَه مُقَامٌ مَعْلُوْمٌ لَوْدَنَوْتُ اَنْمِلَةً لا حتَرَقْتُ۔ حضور ﷺ یہاں سے آگے نہیں جا سکتا

سرکار تھوڑا سا بھی آگے بڑھوں تو جل جاؤں۔

اگر یک سر موئے برتر' برم
فروغ تجلی بسوزد پرم
جلتے ہیں جبرئیل کے پر جس مقام پر
اس کی حقیقتوں کے شناسا تمہی تو ہو

جہاں شہباز سدرہ کی رفتار ختم ہو' سید الملائکہ کے بازو درماندہ ہو جائیں وہاں سے رفتارِ قدم پاکِ مصطفیٰ ﷺ شروع ہو۔ جس کو صوفیہ کرام طیِّ مکان سے تعبیر فرماتے ہیں۔ یہ رفتار تو عادت کے مطابق تھی اور خرق عادت کے طور پر چلے تو جبرئیل علیہ السلام' رفرف اور ارواحِ انبیاء بھی ساتھ نہ دے سکے۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ اچھا اے جبرئیل! هَلْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ تیری کوئی حاجت ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا۔ سَلِ اللهَ اَنْ اَبْسُطَ جَنَاحِيْ عَلَى الصِّرَاطِ لِاُمَّتِكَ حَتّٰى يَجُوْزُوْا عَلَيْهِ۔ یعنی اللہ سے میرے لئے سوال کیجئے کہ قیامت کے روز آپ کی امت کے لئے میں پل صراط پر اپنے پر بچھادوں۔ تاکہ آپ کی امت آسانی سے اوپر سے گزر جائے۔ (مواہب لدنیہ ص ۲۹ جلد ۲)

تیری عظمت کی جھلک دیکھ کر معراج کی رات
کب سے جبرئیل کی خواہش ہے بشر ہو جائے

☆ حضور ﷺ کی مبارک ایڑیوں اور پائے اقدس کے برکات:

حضور ﷺ کی مبارک ایڑیوں کے تصرفات میں سے ایک ادنیٰ تصرف یہ ہے کہ مقام ذوالمجاز پر حضرت ابو طالبؓ کو پیاس لگی انہوں نے حضور ﷺ سے تشنگی کی شکایت کی حضور ﷺ نے یہ سن کر زمین پر ایڑی مبارک لگائی زمین سے

اس جگہ سبزی آجاتی ہے۔ خضر بمعنی سبز۔ ان کے قدم پاک میں یہ حیات ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اور صلحاء امت کا حضور ﷺ کے قدموں و نقوش پائے اقدس سے حصول برکت کے چند واقعات :

☆ **شیخین کی وصیت :** خلیفۂ اول حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے وصال کے وقت وصیت کی کہ انہیں نبی اکرم ﷺ کے پاس بلکہ آپ کے قدموں کے پاس دفن کیا جائے۔ اسی طرح خلیفۂ ثانی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باصرار یہی وصیت فرمائی۔ صحیح بخاری میں ہے کہ انہوں نے زخمی ہونے کے بعد اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دو مرتبہ اجازت مانگی کہ انہیں نبی اکرم ﷺ کے قریب دفن کیا جائے۔

تلاشِ نقش کفِ پائے مصطفیٰ ﷺ کی قسم
چنے ہیں آنکھوں سے ذرّات خاک کوئے رسول ﷺ

☆ **حضرت عمارہؓ کی تمنا :** عمارہ بن زیاد بن سکنؓ جنگ احد میں زخمی ہونے کے بعد گھسٹتے ہوئے حضور ﷺ کے قدموں تک پہنچے اور ان قدموں میں جان دینے کی تمنا پوری کرلی۔

☆ **حضور اکرم ﷺ کے نعل مبارک سے برکت حاصل کرنا :** اس حدیث پاک سے ثابت ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے منسوب ہر چیز کا احترام صحابہ کرامؓ کا جزو ایمان تھا حتیٰ کہ وہ نعل سے بھی برکت حاصل کرتے تھے۔ حَدَّثَنَا عِیْسَی ابْنُ طَهْمَانُ قَالَ: اَخْرَجَ اِلَیْنَا اَنَسٌ نَعْلَیْنِ جَرْدَاوَیْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَحَدَّثَنِی ثَابِتُ الْبُنَانِیْ بَعْدُ عَنْ أَنَسٍ: إِنَّهُمَا نَعْلَا النَّبِیِّ ﷺ۔ (صحیح البخاری، ۱: ۴۳۸، کتاب الجهاد، ابواب الخمس باب ماذکر ورع النبی ﷺ، رقم حدیث: ۲۹۴۵) حضرت عیسیٰ بن طهمانؒ

(علیہ السلام) اپنی جوتیوں کو اتار دیں کہ آپ وادیٔ مقدس میں ہیں، میں کیسے جرأت کروں۔

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدبیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری
تم کہاں موسیٰ کہاں، وہ اور تھے تم اور ہو
بات کل کی بھولتے ہو خود چراغ طور ہو
تم پہ صدقے یوسف و یعقوب بلکہ ہر نبی
وہ فقط عاشق تھے تم عاشق بھی ہو معشوق بھی ہو

علامہ یوسف اسمٰعیل نبہانی" جواہر البحار میں فرماتے ہیں کہ :

علی راس ھذا لکون نعل مح
مدٍ علت فجمیع الخلق تحت ظلاله

حبیب پاک کے نعلین پاک ساری مخلوق کے سروں پر بلند ہو گئے اور سبھی ان کے سایہ میں آرام کرنے والے ہیں۔

لدی الطور موسی نودی اخلع و
احمد علی العرش لم یوذن بخلع نعاله

موسیٰ علیہ السلام کو طور کے قریب جوتے اتارنے کا حکم دیا گیا جبکہ احمد مجتبیٰ ﷺ کو سر عرش بھی یہ رخصت نہ ملی۔

سر عرش مورے آقا کے قدم اس کے نیچے سب لوح و قلم
نعلینِ مقدس کے صدقے جگ چین سے موج اڑاوت ہے

☆ خواجہ خضر علیہ السلام : امت مصطفیٰ ﷺ کے ایک ولی کامل حضرت خضر علیہ السلام کو خضر اس لئے کہتے ہیں کہ جس جگہ وہ قدم پاک رکھتے ہیں۔

چشمہ پھوٹ پڑا۔ فَاِذَا اَنَا بِمَاءٍ لَم اَرَ قَبْلَه وَلَا بَعْدَہ۔ میری آنکھوں نے اس سے قبل اور نہ بعد ایسا چشمہ نہ دیکھا تھا۔ حضرت ابو طالبؓ نے سیر ہو کر پانی پیا پھر حضور ﷺ نے اپنی ایڑی مبارک مار کر چشمہ بند کر دیا۔ (خصائص کبریٰ)

☆ امام مسلم حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کو حضور ﷺ نے طلب فرمایا۔ وہ حاضر ہوا اور اس نے عرض کی سرکار ﷺ! میری اونٹنی نے مجھے تھکا دیا ہے یعنی بہت سست ہے۔ حَزَبَهَا بِرِجْلِهٖ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ رَاَيْتُ تَسْبِقُ الْقَائِدَ۔ آپ نے پائے اقدس سے ٹھوکر لگا دی ابوہریرہؓ کہتے ہیں مجھے اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے حضور ﷺ کے قدم پاک کی برکت سے وہ اونٹنی ایسی تیز ہو گئی کہ سب پر سبقت لے جاتی۔

☆ ترمذی شریف میں ہے کہ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سخت بیمار ہو گئے یہاں تک کہ اپنی زندگی سے ناامید ہو گئے، حضور ﷺ کا ادھر سے گزر ہوا: فَضَرَبَه بِرِجْلِه وَ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ وَاشْفِهٖ۔ آپ نے ایک ٹھوکر ماری اور فرمایا الٰہی ان کو عافیت عطا فرما۔ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ پھر اس کے بعد سے مجھے اس مرض کی کبھی شکایت نہ ہوئی۔

☆ امام بخاری نے حضرت عبداللہ بن زید مازنی سے روایت کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَ مِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّه۔ میرے گھر اور منبر کے درمیان کا حصہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔ (بخاری شریف جلد ا، صفحہ ۱۵۸، ۲۵۳) چونکہ آپ کی آمد و رفت مسجد مدینہ منورہ میں زیادہ تھی بہ نسبت دوسرے مقامات میں آمد و رفت کے، تو اس کا مرتبہ اسی وجہ سے اتنا بلند ہو گیا کہ اس میں ایک نماز کا اجر و ثواب پچاس ہزار نماز

کے برابر ہو گیا۔ بلکہ ایک روایت میں تو یہ بھی وارد ہوا ہے کہ حرم مدنی میں ایک نماز کا ثواب ایک حج کے برابر ہے۔ اور چونکہ بہ نسبت مسجد شریف کے آپ کی آمد و رفت اپنے دولت کدہ اور منبر شریف کے درمیان زیادہ تھی لہٰذا وہ بقعہ مبارکہ بمصداق روضہ من ریاض الجنۃ یعنی جنت کے باغات میں سے ایک باغ بن گیا۔ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا۔ جب تم ریاض الجنہ سے گذرو' تو وہاں سے کچھ کھالو' یعنی نفل وغیرہ پڑھیں۔

جب سے قدم پڑے ہیں رسالت مآب کے
جنت سے بڑھ گیا ہے مدینہ حضورؐ کا

☆ حضرت ابوہریرہ و حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ کَانَ اِذَا مَشٰی فِی الصَّخْرَۃِ غَاصَتْ قَدَمُہٗ فِیْہِ (بیہقی۔ ابن عساکر) کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب پتھروں پر چلتے تو آپ کے پاؤں مبارک کے نشان ان پر لگ جاتے۔ (یعنی وہ آپ کے پاؤں کے نیچے نرم ہو جاتے تاکہ چلنے میں سہولت ہو۔) حضرت علامہ امام شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سید عالم ﷺ جب کبھی ننگے پاؤں پتھر پر چلتے تو پتھر آپ کے مبارک قدموں کے نیچے نرم ہو جاتے اور ان میں نشان پڑ جاتا۔ چنانچہ ان پتھروں کو تبرکاً محفوظ کیا گیا جو کہ اب بھی مصر' بیت المقدس' سعودی عرب اور دوسرے ممالک میں موجود ہیں۔ وَالنَّاسُ یَتَبَرَّکُوْنَ وَیَزُوْرُوْنَ وَیُعَظِّمُوْنَ الخ۔ اور وہ لوگ ان سے برکت حاصل کرتے اور ان کی زیارت کرتے ہیں اور ان کی تعظیم و توقیر کرتے ہیں۔ الخ (نسیم الریاض وغیرہ)

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں میں چڑھے دیکھ کر تلوا تیرا

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "ایک مرتبہ چوروں یا دشمنوں کے خوف سے اہل مدینہ گھبرا اٹھے۔ حضور ﷺ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو سست رفتار تھا۔ آپ جب (حالات کا جائزہ لے کر) واپس آئے تو فرمایا: ہم نے اس گھوڑے کو دریا پایا (یعنی کشادہ قدم اور برق رفتار) پھر وہ گھوڑا ایسا تیز رفتار ہوا کہ کوئی گھوڑا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔" ایک روایت یہ ہے کہ اس دن کے بعد کوئی گھوڑا اس سے آگے نہ بڑھ سکا۔ (بخاری شریف و مشکوٰۃ)

☆ **وحشی درندے بھی حضور ﷺ کے غلاموں کے قدموں میں جھک جاتے ہیں:** حضرت سفینہؓ سرزمین روم میں لشکر سے بچھڑ گئے، تلاش کرتے پھر رہے تھے کہ جنگل سے شیر نمودار ہوا، آپ نے بے ساختہ فرمایا: یَآ اَبَا الْحَارِثِ اَنَا مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ (ابو نعیم الاصبہانی، حلیۃ الاولیاء، مطبوعہ بیروت جلد اول، ص ۳۶۹) یہ سننا تھا کہ شیر قدموں پر جھک گیا اور آپ کی رہنمائی کی یہاں تک کہ آپ لشکر سے مل گئے۔

☆ **واقعہ معراج:**

تبارک اللہ شان تیری تجھ ہی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوش لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے!

معراج کی رات جبرئیل امین نے حضور ﷺ کے تلووں کو اپنے چہرے سے مس کر کے بیدار فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عرش پر جب تشریف لے گئے تو اپنے نعلین کو اتارنے کا قصد کیا جس پر رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے حبیب اپنے نعلین کے ساتھ عرش پر چلے آئیں۔ حضور ﷺ نے رب تبارک و تعالیٰ سے فرمایا کہ الٰہ العالمین حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا۔ ﴿فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی﴾ (سورہ طٰہٰ: ۱۲) اے موسیٰ